روزنامہ
نوائے احمد پور شرقیہ
بہاول پور
24 مئی 2025ء

خلد آشیانی امیر آف بہاول پور کی 59 ویں برسی پر خصوصی اشاعت

نوابِ صادق محمد خان خامسؒ عباسی

آخری تاجدار بہاول پور نے مہاجرین کی آبادکاری کے علاوہ اقلیتوں کو ہر قسم کی مذہبی اور سماجی آزادی سے نوازا

تحریر:- علامہ منظور احمد رحمت مرحوم ایڈیٹر ہفت روزہ ''مدینہ'' بہاول پور

تاریخ شاہد ہے کہ اعلیٰ حضرت امیر بہاول پور نواب خلد آشیاں الحاج سر صادق محمد خان خامس عباسی نے اپنے تیس سالہ عہد حکومت میں اپنی رعایا کا خاص خیال رکھا بالخصوص اقلیتوں کے حقوق جن پر اسلامی تعلیم و تربیت غالب تھی اقلیتی رعایا کی نقل مکانی کے وقت امیر بہاول پور نے انہیں جو خصوصی آرام و سکون پہنچایے اور سفری سہولتوں سے نوازا وہ امیر بہاول پور کی رعایا پروری کا نتیجہ سمجھا جاتا ہے۔ اس قدر مطمئن تھے کہ انہوں نے ہندوستان جانے سے قبل سے گھروں کا آرائشی سامان دیگر گھریلو ضرورت کی چیزیں فروخت کیں۔قریب قریب ہر گاؤں ہر قصبہ، ہر شہر میں غیر مسلم کافی دنوں سے بے دھڑک اپنا

1955ء میں شخصی حکمرانی کی قربانی کے بعد موت کو گلے لگانے تک

نواب صاحب کی شاہانہ زندگی کے معمول میں کبھی کوئی فرق نہیں آیا

کے تحفظ اور انہیں ہر قسم کی مذہبی اور سماجی آزادی کی تمام سہولتیں مہیا کیں۔

امیر مرحوم نے برصغیر ہند و پاکستان کے بٹوارے کے وقت غیر مسلمانوں کیساتھ اسلامی رواداری اور خدا

اعلیٰ حضرت امیر بہاول پور مرحوم نے جہاں ہندوستان سے لٹ پٹ کر آئے ہوئے مسلمانوں کی اشک شوئی کی وہاں انہوں نے اپنی اقلیتی رعایا کی جان و مال کا بھی خیال رکھا اور اب تو یہ مثال پیش سامان فروخت کرتے رہے۔ اکثر و بیشتر اپنی منقولہ و غیر منقولہ جائیداد کے سودے کے جاتی دفعہ رقمیں بھی ساتھ لے گئے۔ دولت کے پجاری اپنے ساتھ دولت جوڑ کر لے گئے حالانکہ انہیں یہاں کسی قسم کا کوئی

نواب آف بہاول پور سر صادق محمد خان عباسی کی کراچی کی رہائش گاہ پر لی گئی تصویر، بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناح اور ان کی بہن محترمہ فاطمہ جناح ساتھ تشریف فرما ہیں

ترسی کا مجموعی ثبوت پیش کیا تو وہ تاریخی حیثیت کا حامل ہے۔

کی جاتی ہے کہ سابق ریاست بہاول پور کی غیر مسلم رعایا نقل مکانی کے وقت جھاڑو کے

امیر بہاولپور کی ذاتی کوششوں سے ریاست کی آمدنی

42 لاکھ روپے سالانہ سے بڑھ کر 5 کروڑ روپے ہوگئی

جب بھارت میں مسلمانوں کے خون سے ہولی کھیلی جارہی تھی سابق ریاست بہاول پور کے ہندو اور سکھ چین کی بنسری بجارہے تھے۔ سب کچھ امیر بہاول پور کے ایک سچے مسلمان ہونے کا ثبوت تھا

تنکے تک فروخت کرکے گیا۔

پاکستان کے قیام کے بعد فطری طور پر غیر مسلموں نے ہندوستان جانے کی تیاریاں کی سابق ریاست بہاول پور میں انہیں مالی اور جانی تحفظ نصیب تھا وہ

خطرہ نہ تھا۔ امیر بہاول پور کی دلی منشا یہ تھی کہ ان کی غیر مسلم رعایا بہاول پور سے ترک سکونت اختیار نہ کرے لیکن امیر بہاول پور کے اس خلوص اور جذبہ ہمدردی کی کسی نے پرواہ تک نہ کی اور وہ ان کی خواہش کو ٹھکرا کر چلے گئے جس کا امیر بہاول پور کو تاحیات دکھ ہوا۔ انہوں نے جہاں اپنی اقلیتی رعایا

پرنس بہاول عباس خان عباسی
(امیر آف بہاولپور مرحوم کے پڑپوتے)

کے جانے کے افسوس کیا وہاں وہ اس بات پر بھی خوش ہوئے کہ انہوں نے مہاجروں کی اشک شوئی میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی۔

مہاجرین کی آبادکاری کے بارے میں بہاولپور ڈویژن کے عوام اعلیٰحضرت امیر بہاول پور مرحوم کی مہاجر نوازی، خدمات اور بے مثل قربانیوں کے تذکروں کے ساتھ ان کی ہمدردیوں اور

نواب سر صادق محمد خان عباسی کے دور حکومت میں مہاجرین کو ہر قسم کی مراعات دی گئیں

خلوص کا ذکر فخر اور مباحات سے کرتے ہیں۔ پاکستان کے قیام کے وقت امیر مرحوم نے مہاجرین کی آبادکاری میں حکومت پاکستان کے ساتھ بے مثل تعاون کیا اور یہ ایک حقیقت ہے کہ پاکستان کے قیام کے بعد سابق ریاست بہاولپور میں مہاجرین کی آبادکاری کا کام دوسرے علاقوں کی نسبت بہت تیزی کے ساتھ ہوا۔ مہاجرین کی مالی امداد کے لئے امیر بہاولپور ریلیف فنڈ قائم کیا گیا جس سے لاکھوں انسانوں کو نئی زندگی حاصل ہوئی۔

امیر بہاول پور نے جہالت دور کرنے کے لئے مہاجر طلباء اور طالبات کی مالی امداد کی اور ان کو طرح طرح کی تعلیمی سہولتیں مہیا کیں اور تعلیمی فنڈ کھولا۔

بہاول پوری عوام نواب صاحب کو دولہا سائیں اور خان سائیں کے نام سے یاد کرتے ہیں

امیر بہاول پور کی علمی قدر دانی اور جذبہ تعلیمی ترقی کا یہ اثر تھا کہ مہاجر طلباء و طالبات کو حصول علم کا موقع ملا اور انہوں نے علم جیسی دولت حاصل کرکے سابق ریاست بہاول پور کی ترقی میں ہاتھ بٹایا۔ سالہا سال بیت جانے کے باوجود

نواب سر صادق محمد خان عباسی کے شاندار کارنامے، زریں عہد حکومت اور ہمہ گیر قیادت کی یاد میں ہمیشہ باقی رہیں گے

آج بھی ''مہاجر طبقہ'' امیر بہاول پور مرحوم کی شکرگزاری کرتا نظر آتا ہے۔ اس لئے کہ مہاجرین کو امیر بہاول پور کے عہد میں ہر قسم کی مراعات حاصل ہوئیں اور

نواب صاحب نے ہندوستان سے لٹ پٹ کر آنے والے مہاجرین کیلئے امیر بہاول پور ریلیف فنڈ قائم کیا تھا

آئے ہوئے مہمان مسلمان بھائیوں کو اپنے سینہ سے لگایا اور انصار و مہاجر کے سلوک مد نظر رکھتے ہوئے ان کی ترقی و خوشحالی کے لئے ان کے ساتھ ہمیشہ ہمدردانہ سلوک کیا جس کی بدولت وہ خوشحال زندگی بسر کررہے ہیں۔

سابق ریاست بہاول پور کا ہر فرد مرحوم امیر بہاول پور کی دل سے قدر کرتا ہے اور آپ کے حکم کو مریدوں کی طرح مانتا۔ مہاجر ہو یا انصار سب ہی امیر

باقی صفحہ 4 پر

سابق ریاست بہاول پور کی غیر مسلم رعایا تقسیم ہند کے موقع پر نقل مکانی کرتے وقت جھاڑو کا تنکے تک فروخت کرکے گئی

صادق ثانی نواب صلاح الدین عباسی

چال ڈھال اور گفتار میں اپنے دادا مرحوم کا پرتو ہیں

نواب صلاح الدین عباسی کے دادا مرحوم خلد آشیانی نواب صادق محمد خان عباسی بہاولپوری عوام میں کسی امتیاز کے بغیر ہردلعزیز تھے۔ ان سے سابق ریاست کے عوام چاہے آبادکار ہوں یا قدیم باشندے مہاجرین ہوں یا انصار، بے حد لگاؤ رکھتے تھے۔ صادق محمد خان عباسی مرحوم کا اپنے مزاج بھی ''عوامی'' تھا۔ وہ اپنی رعایا کو مطلق العنانی کے دور میں بھی جان و دل سے زیادہ عزیز رکھتے اور جب انہوں نے اقتدار اعلیٰ عوامی نمائندوں کے سپرد کیا تو تب بھی عوام سے ان کا ربط وضبط اور لگاؤ ختم نہ ہوا۔ مرحوم نے سابق ریاست بہاولپور کے پاکستان میں الحاق کے وقت حکومت پاکستان سے جو تاریخی استدعا کی تھی وہ یہ تھی کہ پاکستان میں خاص طور پسے ون یونٹ میں ضم ہونے کے بعد سابق ریاست کو عوام کو ان سہولتوں سے محروم نہ رکھا جائے جو انہیں ریاستی دور حکومت میں حاصل رہی ہیں۔ اس سے یہ اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ انہیں سابق ریاست کے عوام کس قدر عزیز تھے۔ نواب صادق محمد خان مرحوم کے دور حکومت کا ایک واقعہ تو آج بھی زبان زد عام ہے جس سے ان کی عوام دوستی کا پتہ چلتا ہے۔ یہ 1941ء کی بات ہے کہ خانقاہ شریف کے قریب ریلوے پھاٹک پر ایک مسافر بس ریل گاڑی کی زد میں آگئی جس کی وجہ سے کئی مسافر ہلاک ہوگئے جب اس حادثہ کی خبر صادق محمد خان مرحوم کو صادق گڑھ پیلس میں دی گئی تو وہ کسی توقف کے بغیر جائے حادثہ پر پہنچے اور امدادی کاروائیوں کی خود نگرانی کی۔ اس زمانے میں جمہوریت

تو نافذ نہیں تھی۔ مطلق العنانی کا دور تھا۔ لیکن یہ واقع اس بات کی دوالت کیلئے کافی ہے کہ ایک مطلق العنان حکمران اپنی رعایا کے دکھ درد میں سیاسی رہنماؤں کے مقابلہ میں زیادہ شریک رہا۔ سابق ریاست میں آبادکاروں کو

مہاجرین مقرر کیا گیا۔ ریاستی حکام کو یہ ہدایت کی گئی کہ پھٹے قافلوں کو ریاست میں بھرپور طریقہ سے خوش آمدید کہا جائے۔ نواب صاحب کی ہدایت پر لاکھوں مصیبت زدہ مہاجر بھائیوں کی جس انداز سے پذیرائی

خاصی مقناطیسیت رکھتی ہے کئی صاحب نظر اصحاب کی یہ رائے غلط نہیں کہ نواب صلاح الدین کی شخصیت میں اپنے دادا مرحوم کی کئی جھلکیاں نظر آتی ہیں۔ وہ بلاشبہ کئی معاملات میں اپنے دادا مرحوم کے پرتو کھائی دیتے ہیں۔

نواب صلاح الدین عباسی یوم پاکستان کے موقع پر لاہور گریژن میں 20 عباسیہ بٹالین کے کمانڈنٹ کو کرنل آف دی بٹالین کے بیج لگا رہے ہیں

اسی دور میں رعایتی صورت میں زمینیں ملیں۔ اور آج اس دور کے آبادکار بفضل خدا لاکھوں پتی بنے ہوئے ہیں۔ ریاست میں آبادکاری کے معاملہ میں کسی لسانی یا علاقائی تعصب کو حائل نہ ہونے دیا گیا۔ اس طرح 47ء میں مہاجرین کی آبادکاری کے معاملہ میں بھی نواب صادق محمد خان عباسی مرحوم نے گہری لچسپی لی۔ مہاجرین کی آبادکاری کیلئے ایک علیحدہ محکمہ اور وزارت تشکیل دی گئی اور مخدوم الملک غلام میراں شاہ کو ریاست کا پہلا وزیر

کی گئی وہ نواب صادق محمد خان مرحوم کی اسلام دوستی کا جیتا جاگتا ثبوت تھی جس کے کئی مہاجر بھائی بذات خود گواہ ہیں۔ سابق ریاست میں اسلامی شعائر کا احترام اور اسلامی طرز زندگی کے جو مناظر دیکھنے میں آتے رہے ہیں وہ سب مرحوم صادق محمد خان کی اسلام سے والہانہ عقیدت و محبت کا نتیجہ تھے۔

خلد آشیانی نواب سر صادق محمد خان عباسی مرحوم و مغفور کے جانشین نواب صلاح الدین عباسی کی شخصیت بھی اپنے اندر

ہر معاملہ کو باریک نظر سے سمجھنے اور انتھک جدوجہد کرنے میں وہ قطعی طور پر اپنے دادا مرحوم کے مشابہ معلوم ہوتے ہیں۔ معاملہ فہمی اور مسائل کو عمیق نظر سے دیکھنے کی صلاحیتیں بھی انہیں ورثہ میں ملیں۔ چال ڈھال میں ایک خاص تمکنت، بول چال میں سلیقہ شعاری اور معاملات و مسائل کی تہ تک پہنچنے میں کمال درجہ کی ذہانت و متانت سے یہ اندازہ لگانا کچھ مشکل نہیں کہ وہ کسی تعرض کے بغیر صادق ثانی کہلانے کے مستحق ہیں۔

امیر آف بہاولپور نواب جنرل سر صادق محمد خان عباسی مرحوم کی ملکہ الزبتھ کے ساتھ لندن میں لی گئی یادگار تصویر

آڈٹ بیورو آف سرکولیشن (ABC) وزارت اطلاعات ونشریات سے باقاعدہ تصدیق شدہ اشاعت

DAILY NAWA-E-AHMEDPUR SHARQIA

روزنامہ
نوائے احمد پور شرقیہ
بہاولپور

چیف ایڈیٹر: احسان احمد سحر
ٹیلیفون نمبر: 062-2508053
موبائل: 0301-7740405
ایڈیٹر: اعجاز احمد خان
مینجنگ ایڈیٹر: محمد سلیمان فاروقی

جلد نمبر 19 | بروز ہفتہ 24 مئی 2025ء قیمت فی شمارہ 10 روپے زرسالانہ 3 ہزار روپے | شمارہ نمبر 80

E-mail: nawaiahmedpur@gmail.com, daily.nawaiahmedpur@gmail.com

اسسٹنٹ کمشنر محمد نوید حیدر نے تحصیل احمد پور شرقیہ میں پولیو مہم کا افتتاح کر دیا

تحصیل احمد پور شرقیہ کے 198692 بچوں کو پولیو کے قطرے اور وٹامن اے کے کپسول دیے جائیں گے تحصیل کی 36 یونین کونسلوں میں 851 موبائل ٹیمیں ٹارگٹ مکمل کریں گی ٹی ایچ کیو ہسپتال میں ایمرجنسی رسپانس مانیٹرنگ آفس قائم کر دیا گیا

اسسٹنٹ کمشنر محمد نوید حیدر نے ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر ہیلتھ، ڈاکٹر محمد اظہر شکرانی، مدیر احسان احمد سحر اور تحصیلدار محمد شاہد سپرا کے ہمراہ فیتہ کاٹ کر پولیو مہم کی رسم افتتاح ادا کی۔ اور پانچ سال سے کم عمر کے بچوں کو پولیو کے قطرے پلائے

اسسٹنٹ کمشنر احمد پور شرقیہ محمد نوید حیدر، ڈپٹی ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر ڈاکٹر اظہر شکرانی اور سینئر جرنلسٹ احسان احمد سحر کے ہمراہ پولیو مہم کا افتتاح کرتے ہوئے۔

اسسٹنٹ کمشنر محمد نوید حیدر افتتاحی تقریب میں پانچ سال سے کم عمر کے بچے کو پولیو کے قطرے پلا رہے ہیں

احمد پور شرقیہ (ملک محمد سجاد سے) تحصیل احمد پور شرقیہ کے 198692 بچوں کو پولیو کے قطرے اور وٹامن اے کے کپسول دیے جائیں گے ان خیالات کا اظہار اسسٹنٹ کمشنر احمد پور شرقیہ محمد نوید حیدر نے بانی و سرپرست اعلی احمد پور یونین آف جرنلسٹس احمد پور شرقیہ احسان احمد سحر اور ڈپٹی ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر ڈاکٹر محمد اظہر شکرانی کے همراہ پولیو مہم کا افتتاح کرتے ہوئے کیا -انہوں نے کہا کہ 26 مئی سے شروع ہونے والی قومی انسداد پولیو مہم میں تحصیل احمد پور شرقیہ میں 36 یونین کونسلوں میں 37 یوسی ایم اوز 172 ایریا انچارج 851 موبائل ٹیمیں 47 فکسڈ ٹیمیں 21 ٹرانزسٹ ٹیمز پانچ روپے میں ٹیمز کے لیے 2011 مین پاورز اس سلسلے میں خدمات انجام دیں گی۔ افتتاحی تقریب میں اسسٹنٹ کمشنر محمد نوید حیدر، تحصیلدار محمد شاہد سپرا، ڈپٹی ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر ڈاکٹر اظہر شکرانی اور سینئر کمیونیکیشن بلاک آفیسر مزمل حسین اور دیگر

بقیہ نمبر 1 صفحہ 3 پر ملاحظہ کریں

پرنس بہاول عباس خان عباسی اپنے پڑدادا نواب سر صادق محمد خان عباسی کی برسی کی تقریبات میں شرکت کیلئے آبائی رہائش گاہ صادق گڑھ پیلس پہنچ گئے

ضلعی انتظامیہ کی جانب سے آج ڈیراور کے شاہی قبرستان میں نواب سر صادق محمد خان عباسی کو خراج عقیدت پیش کرنے کیلئے تقریب منعقد ہوگی' ڈپٹی کمشنر ڈاکٹر فرحان فاروق کی جانب سے دعوت نامے جاری کر دیے گئے

نواب سر صادق محمد خان عباسی کی برسی سرکاری طور پر منانے کے لیے رحیم یار خان سے پیپلز پارٹی کے رکن پنجاب اسمبلی نے قرارداد جمع کرائی تھی اور ڈپٹی اسپیکر پنجاب اسمبلی ملک ظہیر اقبال چنڑ نے بھی حکومت کو نواب صاحب کی برسی سرکاری طور پر منانے پر زور دیا تھا' ممتاز علی چانگ

ڈیرہ نواب صاحب (سٹاف رپورٹر) امیر آف بہاولپور نواب صلاح الدین عباسی کے ولی عہد پرنس بہاول عباس خان عباسی اپنے پڑدادا مرحوم خلد آشیانی اعلی حضرت نواب سر صادق محمد خان عباسی کی 59 ویں برسی کی تقریبات میں شرکت کے لیے لاہور سے 23 مئی کی شام اپنی آبائی رہائش گاہ صادق گڑھ پیلس ڈیرہ نواب صاحب پہنچ گئے تفصیلات کے مطابق پرنس بہاول عباس خان عباسی آج 24 مئی کو ڈیراور کے شاہی قبرستان میں اپنے پردادا مرحوم نواب سر صادق محمد خان عباسی کے مزار پر حاضری دیں گے اور فاتحہ خوانی کرنے کے بعد پھولوں کی چادر چڑھائیں گے۔ ادھر ضلعی انتظامیہ بھی نواب سر صادق محمد خان خامس عباسی کی برسی کے موقع پر ڈیراور کے شاہی قبرستان میں ایک تقریب کا انعقاد کر رہی ہے جس کے دعوت نامے ڈپٹی کمشنر بہاولپور ڈاکٹر فرحان فاروق کی جانب سے جاری کیے گئے ہیں یاد رہے کہ نواب آف بہاولپور مرحوم کی برسی 24 مئی کو شایان شان طریقے پر منانے کے لیے رحیم یار خان سے پیپلز پارٹی کے رکن صوبائی اسمبلی ملک ممتاز علی چانگ نے پنجاب اسمبلی میں قرارداد جمع کرائی تھی جبکہ ڈپٹی سپیکر پنجاب اسمبلی ملک ظہیر اقبال چنڑ نے بھی حکومت پر زور دیا تھا کہ وہ نواب سر صادق محمد خان عباسی کی دینی ملی اور تاریخی خدمات کے اعتراف میں ان کی 59 برسی شایان شان طریقے پر منائے

نواب الحاج سر محمد صادق خان عباسی کی انسٹھویں برسی آج پورے عقیدت واحترام کیساتھ منائی جائیگی

مبارک پور میں مختلف دعائیہ تقاریب، قرآن خوانی اور محافل میں مرحوم نواب محمد صادق خان عباسی کی دینی اور قومی خدمات کو خراج عقیدت پیش کیا جائے گا

مبارک پور (نامہ نگار) محسن پاکستان، عظیم سماجی رہنما اور سابق ریاست بہاولپور کے نواب، الحاج سر محمد صادق خان عباسی کی انسٹھویں برسی آج پورے عقیدت واحترام کے ساتھ منائی جائے گی۔ اس موقع پر مبارک پور سمیت ملک بھر میں مختلف دعائیہ تقاریب، قرآن خوانی اور محافل کا اہتمام کیا گیا ہے جن میں مرحوم نواب محمد صادق خان عباسی کی دینی، تعلیمی، سماجی اور قومی خدمات کو

بقیہ نمبر 2 صفحہ 3 پر ملاحظہ کریں

وزیراعظم شہباز شریف آئندہ ہفتے ایران کا دورہ کریں گے، تیاریاں حتمی مراحل میں داخل

اسلام آباد (یواین پی) وزیراعظم شہباز شریف آئندہ ہفتے ایران کا دورہ کریں گے۔ سفارتی ذرائع کے مطابق وزیراعظم کے دورہ ایران کی تیاریاں حتمی مراحل میں داخل ہو چکی ہیں، شہباز شریف ایرانی صدر کی دعوت پر ایران کے سرکاری دورے پر جائیں گے۔ ذرائع کے مطابق ایرانی وزیر خارجہ نے حالیہ دورہ پاکستان

بقیہ نمبر 5 صفحہ 3 پر ملاحظہ کریں

پنجاب بھر میں شدید گرمی، پارہ 43 ڈگری تک جانے کا امکان

اگلے 2 سے 3 روز تک موسم گرم اور خشک رہنے کی توقع ہے اور بارش کے کوئی امکانات موجود نہیں

لاہور (یواین پی) لاہور سمیت پنجاب بھر شدید گرمی کی لپیٹ میں آ چکا ہے اور پارہ 43 ڈگری تک جانے کا امکان ہے۔ پنجاب بھر میں شدید گرمی کی لہر کے دوران سورج کی تپش اس قدر بڑھ گئی ہے کہ سڑکیں تپنے لگی ہیں اور گرم ہواؤں

بقیہ نمبر 3 صفحہ 3 پر ملاحظہ کریں

دیر لوئر کے جنگلات میں آگ کی شدت میں اضافہ، کئی کلومیٹر رقبہ متاثر

گزشتہ ایک ہفتے کے دوران پہاڑوں میں آگ لگنے کے 20 سے زائد واقعات رونما ہو چکے ہیں

لوئر دیر (یواین پی) دیر لوئر کے مختلف علاقوں میں جنگلات کو لگی آگ نے خطرناک صورت اختیار کر لی۔ آگ تیزی سے پھیل رہی ہے اور اس کی شدت میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے، جس کے باعث بلند شعلے کئی علاقوں کو اپنی لپیٹ میں

بقیہ نمبر 4 صفحہ 3 پر ملاحظہ کریں

خضدار حملہ میں فتنہ الہندوستان ملوث، بھارت 20 سال سے دہشتگردی کرا رہا ہے: پاکستان

ابتدائی تحقیقات کے مطابق خضدار حملے میں فتنہ الہندوستان ملوث ہے، را کی سرپرستی میں بلوچستان کا واقعہ ہوا، دہشت گردوں کو حملے کے خطرناک نتائج بھگتنا ہوں گے پاک فوج کے شعبہ تعلقات عامہ کے ڈائریکٹر جنرل لیفٹیننٹ جنرل احمد شریف چودھری کی وفاقی سیکرٹری داخلہ خرم آغا کے ہمراہ پریس کانفرنس

اسلام آباد (مانیٹرنگ ڈیسک) پاک فوج کے شعبہ تعلقات عامہ کے ڈائریکٹر جنرل لیفٹیننٹ جنرل احمد شریف چودھری اور وفاقی سیکرٹری داخلہ خرم آغا نے کہا ہے کہ ابتدائی تحقیقات کے مطابق خضدار حملے میں فتنہ الہندوستان ملوث ہے، را کی سرپرستی میں بلوچستان کا واقعہ ہوا، دہشت گردوں کو حملے کے خطرناک نتائج بھگتنا ہوں گے۔ وفاقی سیکرٹری داخلہ خرم آغا کے ہمراہ پریس کانفرنس کرتے ہوئے ڈی جی آئی ایس پی آر کا کہنا تھا کہ بھارت 20 سال سے ریاستی دہشت گردی کی پالیسی جاری رکھے ہوئے ہے، مکتی باہنی کا قیام، سقوط ڈھاکہ اس کی مثالیں واضح ہیں، بھارت خطے کا امن سبوتاژ کر رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بھارت دہشتگردوں کو فنڈز فراہم کرتا ہے، 2016 میں بھی بھارتی دہشتگر دی کے ثبوت دنیا کے سامنے رکھے، 2009 میں پاکستان نے ثبوت بھارتی وزیراعظم کو دیئے، گرفتار

بقیہ نمبر 6 صفحہ 3 پر ملاحظہ کریں

ملک کے بیشتر علاقوں میں موسم شدید گرم اور خشک رہنے کی پیشگوئی

دوپہر کے بعد ساحلی علاقوں میں تیز اور گرد آلود ہوائیں چلنے کی توقع ہے

اسلام آباد (یواین پی) محکمہ موسمیات نے آئندہ 24 گھنٹوں کے دوران اسلام آباد اور گرد ونواح میں موسم شدید گرم اور خشک رہنے کی پیشگوئی کر دی۔ محکمہ موسمیات کے مطابق خیبر پختونخوا کے بیشتر اضلاع میں موسم گرم اور خشک رہے گا، جنوبی

بقیہ نمبر 7 صفحہ 3 پر ملاحظہ کریں

نواب آف بہاولپور غریب پرور، ابن علم، اساتذہ دوست شخصیت کے حامل اور سب سے بڑھ کر محسن پاکستان تھے

پاکستان پیپلز پارٹی کے سینئر رہنما حافظ حسین احمد مدنی، محمد علی احسن اور ملک شاہ محمد چنڑ کا نواب سر صادق محمد خان عباسی کو زبردست خراج عقیدت

بہاول پور (پ ر) پاکستان پیپلز پارٹی کے سینئر رہنما اور سابق امیدوار قومی اسمبلی این اے حلقہ 168 بہاولپور حافظ حسین احمد مدنی، پاکستان پیپلز پارٹی جنوبی پنجاب کے ڈپٹی سیکرٹری اطلاعات محمد علی احسن اور پاکستان پیپلز پارٹی

بقیہ نمبر 8 صفحہ 3 پر ملاحظہ کریں

نواب سر صادق محمد خان عباسی مرحوم کی قومی و ملی خدمات بے مثال ہیں' ایم اے خالق بھٹی

حکومت قومی وصوبائی سطح پر تقریبات منعقد کر کے ان کی خدمات کو خراج تحسین پیش کرے' تنظیم صادق دوست اللہ آباد کے زیر اہتمام دعائیہ تقریب

اللہ آباد۔ چیئرمین تنظیم صادق دوست اللہ آباد ایم اے خالق بھٹی و دیگر نواب سر صادق محمد خان عباسی مرحوم کی 59 ویں برسی کے موقع پر دعائیہ تقریب سے خطاب کر رہے ہیں

اللہ آباد (نامہ نگار) نواب سر صادق محمد خان عباسی مرحوم کی قومی و ملی خدمات بے مثال ہیں پوری قوم ان کی فلاحی خدمات کی بدولت ہمیشہ ان کو خراج تحسین پیش کرتے رہیں گے، 59 ویں برسی کے موقع تنظیم صادق دوست اللہ آباد کے زیر اہتمام دعائیہ تقریب میں چیئرمین صادق دوست اللہ آباد ایم اے خالق بھٹی، بلال احمد بلوچ سید اصغر علی شاہ سہیل احمد خالد عزیز تھہیم سیف الرحمٰن بھٹی

بقیہ نمبر 9 صفحہ 3 پر ملاحظہ کریں

محکمہ داخلہ پنجاب نے کمسن بچوں کی حفاظت کیلئے آگاہی مہم لانچ کر دی

مہم کم سن بچوں کے ساتھ جنسی بدسلوکی کے واقعات کی روک تھام کیلئے شروع کی گئی ہے

لاہور (یواین پی) وزیراعلی پنجاب کی ہدایت پر محکمہ داخلہ پنجاب نے کم سن بچوں کی حفاظت کیلئے آگاہی مہم لانچ کر دی۔ ترجمان محکمہ داخلہ پنجاب کا کہنا تھا کہ گڈ ٹچ بیڈ ٹچ آگاہی کیلئے

بقیہ نمبر 10 صفحہ 3 پر ملاحظہ کریں

پاکستان سمیت دنیا بھر میں والدین کا عالمی دن یکم جون کو منایا جائے گا

اسلام آباد (یواین پی) پاکستان سمیت دنیا بھر میں والدین کا عالمی دن یکم جون کو منایا جائے گا

بقیہ نمبر 11 صفحہ 3 پر ملاحظہ کریں

عمر پیرا میڈیکل کالج کی جانب سے بار ایسوسی ایشن لیاقت پور میں ایک روزہ فری میڈیکل کیمپ

ڈاکٹر فرح کلثوم، ڈاکٹر چوہدری محمد اکرم نے مریضوں کا چیک اپ کی وکلا کو مفت سہولیات فراہم کی گئیں

اللہ آباد (نامہ نگار) عمر پیرا میڈیکل کالج کی جانب سے بار ایسوسی ایشن میں ایک روزہ فری میڈیکل کیمپ کا انعقاد کیا گیا۔ جس سے کثیر تعداد میں وکلا شوگر ٹیسٹ، بلڈ گروپ، بلڈ پریشر اور جنرل او پی ڈی سے مستفید ہوئے۔ تفصیل کے مطابق عمر پیرا میڈیکل کالج کے زیر اہتمام بار ایسوسی ایشن میں ایک روزہ فری میڈیکل کیمپ کا انعقاد کیا گیا کیمپ میں وکلا کو مفت میڈیکل چیک

بقیہ نمبر 13 صفحہ 3 پر ملاحظہ کریں

اللہ آباد۔ عمر پیرا میڈیکل کالج کی جانب سے منعقدہ بار روم میں فری میڈیکل کیمپ میں ڈاکٹرز وکلا کا معائنہ کر رہے ہے جبکہ دوسری جانب تعریفی اسناد سے نوازا جا رہا ہے

نواب آف بہاولپور کی قیام واستحکام پاکستان کیلئے گراں قدر خدمات ہیں' وائس چانسلر

نواب سر صادق محمد خان عباسی پنجم کے دور میں وحدت اسلامی، اسلامی شعار کی پابندی اور معاشرتی وثقافتی اقدار آج بھی ہمارے بھی مشعل راہ ہیں

تعلیم، صحت، عدل وانصاف، انفراسٹرکچر صنعت وحرفت اور بالخصوص جمہوری روایات کا فروغ آج بھی اس خطہ کی ترقی وخوشحالی کے ضامن ہیں

پروفیسر ڈاکٹر محمد کامران وائس چانسلر آئی یو بی نواب آف بہاولپور کی 59 ویں برسی کے حوالے سے منعقدہ نمائش کی افتتاحی تقریب کے موقع پر زبیر ربانی ڈائریکٹر میوزیم بہاولپور و دیگر کے ہمراہ۔

بہاول پور (پ ر) نواب آف بہاولپور سر صادق خان عباسی خامس کی قیام واستحکام پاکستان کیلئے گراں قدر خدمات ہیں۔ جن کا احاطہ ناممکن ہے۔ نواب سر صادق محمد خان عباسی پنجم کے دور میں وحدت اسلامی، اسلامی شعار کی پابندی اور

بقیہ نمبر 25 صفحہ 3 پر ملاحظہ کریں

پروفیسر ڈاکٹر محمد کامران وائس چانسلر آئی یو بی نواب سر صادق محمد خان عباسی خامس کی 59 ویں برسی کے موقع پر بہاولپور میوزیم میں منعقدہ نمائش کا دورہ کے موقع پر زبیر ربانی ڈائریکٹر بہاولپور میوزیم و دیگر کے ہمراہ۔

نادرا نے پیدائش، اموات اور شادی کی رجسٹریشن کے لیے موبائل ایپ متعارف کرا دی

فیصل آباد (یواین پی) نیشنل ڈیٹا بیس اینڈ رجسٹریشن اتھارٹی (نادرا) نے عوامی سہولت کو مدنظر رکھتے ہوئے پیدائش، اموات اور ازدواجی حیثیت

بقیہ نمبر 26 صفحہ 3 پر ملاحظہ کریں

سکیورٹی فرائض میں غفلت ہرگز برداشت نہیں کی جائے گی، ڈی پی او

ملکی صورتحال کے پیش نظر شر پسند عناصر پر کڑی نظر رکھیں اور الرٹ رہیں

بہاول پور (پ ر) ڈی پی او محمد حسن اقبال کے احکامات، جمعۃ المبارک کے روز ایس ڈی پی اوز اور ایس ایچ اوز کے سکیورٹی کے حوالے سے مساجد اور امام بارگاہوں کے وزٹ، موجودہ ملکی صورتحال کے پیش نظر ڈیوٹی پر مامور اہلکاروں کو الرٹ رہنے کی ہدایت، سکیورٹی فرائض میں غفلت ہرگز برداشت نہیں کی جائے گی، ڈسٹرکٹ پولیس

بقیہ نمبر 12 صفحہ 3 پر ملاحظہ کریں

جامعہ مسجد نور الہدیٰ میں کھلی کچہری کا انعقاد کیا گیا

کھلی کچہری میں اہل علاقہ کی بڑی تعداد کو سنا

بہاول پور (پ ر) ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر محمد حسن اقبال کی جانب سے جامعہ مسجد نور الہدیٰ میں کھلی کچہری کا انعقاد کیا گیا۔ کھلی کچہری میں اہل علاقہ کی بڑی تعداد کو سنا اور انفرادی طور پر متعلقہ افسران کو شہریوں کے مسائل بر وقت حل کرنے کے احکامات جاری کیے، کھلی کچہری کا مقصد بلا تاخیر شہریوں کے مسائل کو میرٹ پر حل کرنا اور

بقیہ نمبر 15 صفحہ 3 پر ملاحظہ کریں

بہاول پور: ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر محمد حسن اقبال جامعہ مسجد نور الہدیٰ میں کھلی کچہری کے موقع پر شہریوں کے مسائل دریافت کرنے کے بعد ان کے حل کیلئے احکامات جاری کر رہے ہیں

بھارت اور مودی کو بہت بڑی شکست ہوئی ہے، عطاء اللہ تارڑ

والدین کے عزم اور حوصلے کو داد دیتا ہوں، بلوچستان میں دہشتگردانہ حملوں میں بھارت ملوث ہے

وزیراعظم اور فیلڈ مارشل کا پختہ عزم ہے کہ فتنہ ہندوستان کو جڑ سے ختم کریں گے، وفاقی وزیر اطلاعات کی میڈیا سے گفتگو

خضدار (یواین پی) وفاقی وزیر اطلاعات عطاء اللہ تارڑ کا کہنا ہے کہ بھارت اور مودی کو بہت بڑی شکست ہوئی ہے، ہم فتح کا جشن منا رہے ہیں، بھارت پر سوالات کی بوچھاڑ ہو رہی ہے، والدین کے عزم اور حوصلے کو داد دیتا ہوں، مودی کو اب چھپنے کی جگہ نہیں مل رہی ہے، خضدار میں میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے وفاقی وزیر اطلاعات نے کہا کہ مودی کے پاس بھارتی عوام کے سوالوں کا

بقیہ نمبر 14 صفحہ 3 پر ملاحظہ کریں

ہماری امن کی خواہش کو کمزوری نہ سمجھا جائے' ترجمان دفتر خارجہ

پاکستان نے بھارتی وزیراعظم کے بے بنیاد، اشتعال انگیز اور غیر ذمہ دارانہ الزامات کو دوٹوک الفاظ میں مسترد کر دیا

اسلام آباد (یواین پی) پاکستان نے بھارتی وزیراعظم کی جانب سے راجستھان میں حالیہ عوامی خطاب کے دوران لگائے گئے بے بنیاد، اشتعال انگیز اور غیر ذمہ دارانہ الزامات کو دوٹوک الفاظ میں مسترد کرتے ہوئے کہا ہے کہ تحریفات، غلط بیانیوں اور اشتعال انگیز بیانات سے بھرے ان ریمارکس کا واضح مقصد تنگ سیاسی فائدے کے لیے علاقائی کشیدگی کو ہوا دینا ہے۔ دفتر خارجہ کے ترجمان کی

بقیہ نمبر 16 صفحہ 3 پر ملاحظہ کریں

ثقافتی ترقی کے درمیان ہم آہنگی چینی جدیدیت کی ایک اہم خصوصیت ہے، چینی صدر

نئے دور میں چینی خصوصیات کے حامل سوشلزم نظریے کو مضبوط بنانا ضروری ہے

بیجنگ (یواین پی) چین کے صدر شی جن پھنگ نے ثقافتی اخلاقی ترقی کے بارے میں اہم ہدایات جاری کی ہیں۔ جمعہ کے روز انہوں نے واضح کیا کہ مادی خوشحالی اور ثقافتی و اخلاقی ترقی کے درمیان ہم آہنگی چینی جدیدیت کی ایک اہم خصوصیت ہے۔ شی جن پھنگ نے اس بات پر زور دیا کہ نئے دور میں چینی خصوصیات کے حامل

بقیہ نمبر 18 صفحہ 3 پر ملاحظہ کریں

پاکستان سمیت دنیا بھر میں دودھ کا عالمی دن یکم جون کو منایا جائے گا

ساہیوال (یواین پی) پاکستان سمیت دنیا بھر میں دودھ کا عالمی دن یکم جون کو منایا جائے گا اس دن کے منانے کا مقصد خوراک میں دودھ کی

بقیہ نمبر 17 صفحہ 3 پر ملاحظہ کریں

وزیر مملکت برائے صحت کا ڈینگی کی ممکنہ وبا سے نمٹنے کیلئے سخت انتظامی اقدامات پر زور

وزیر مملکت نے ڈینگی کی روک تھام کے لئے متعلقہ حکام کو فوری اقدامات کی ہدایت پر مراسلہ جاری کر دیا

اسلام آباد (یواین پی) وزیر مملکت برائے صحت ڈاکٹر مختار بھرتھ نے ڈینگی فیور کی ممکنہ وبا سے نمٹنے کے لئے سخت انتظامی اقدامات پر زور دیا ہے۔ وزیر مملکت برائے صحت ڈاکٹر مختار بھرتھ نے ڈینگی کی روک تھام کے لئے متعلقہ حکام کو فوری اقدامات کی ہدایت پر مراسلہ جاری کر دیا۔ جاری بیان کے مطابق ڈاکٹر مختار بھرتھ نے کہا ہے کہ ڈی

بقیہ نمبر 19 صفحہ 3 پر ملاحظہ کریں

لاہور ہائیکورٹ کا صوبے بھر کے سروس سٹیشنز میں واٹر ری سائیکلنگ پلانٹ لگانے کا حکم

لاہور (یواین پی) لاہور ہائیکورٹ نے پنجاب بھر کے سروس سٹیشنز میں واٹر ری سائیکلنگ

بقیہ نمبر 20 صفحہ 3 پر ملاحظہ کریں

آئی ایم ایف پروگرام سے ملک میں معاشی ترقی کو فروغ حاصل ہوگا، صدر مملکت

صدر مملکت سے عالمی مالیاتی ادارے کے وفد نے جہاد اظہور کی قیادت میں ملاقات

آئی ایم ایف وفد کی پاکستان میں جاری معاشی اصلاحات پر اعتماد کا اظہار

اسلام آباد (یواین پی) صدر مملکت آصف علی زرداری کا کہنا ہے کہ آئی ایم ایف پروگرام سے ملک میں معاشی ترقی کو فروغ حاصل ہوگا، پاکستان کو درپیش معاشی چیلنجز سے نمٹنے اور استحکام کے حصول میں آئی ایم ایف کا پروگرام معاون ثابت ہو رہا ہے، صدر مملکت آصف علی زرداری سے عالمی مالیاتی ادارے کے وفد نے جہاد اظہور کی قیادت میں ملاقات کی اس موقع پر وفاقی وزیر خزانہ محمد

بقیہ نمبر 24 صفحہ 3 پر ملاحظہ کریں

پاکستان ڈبلیو ایچ او مشرقی بحیرہ روم کیساتھ موجودہ تعاون کو مزید مستحکم کریگا

وفاقی وزیر صحت کی عالمی ادارہ صحت مشرقی بحیرہ روم کی ریجنل ڈائریکٹر سے ملاقات میں گفتگو

جنیوا (یواین پی) وفاقی وزیر صحت مصطفیٰ کمال نے کہا ہے کہ پاکستان ڈبلیو ایچ او مشرقی بحیرہ روم کے ساتھ موجودہ تعاون کو مزید مستحکم کرے گا۔ انہوں نے یہ بات ڈبلیو ایچ او مشرقی بحیرہ روم کی ریجنل ڈائریکٹر ڈاکٹر حنان بلخی سے جنیوا میں ہونے والی ملاقات کے دوران کہی۔ وزارت قومی صحت کی طرف سے جاری بیان کے مطابق

بقیہ نمبر 23 صفحہ 3 پر ملاحظہ کریں

پاکستان کی ٹیکسٹائل برآمدات میں کمی کا خدشہ

فیصل آباد (یو این پی) آل پاکستان ٹیکسٹائل ملز ایسوسی ایشن نے برآمدات میں کمی کا خدشہ ظاہر کر دیا۔ چیئرمین اپٹما کامران ارشد کا کہنا

بقیہ نمبر 22 صفحہ 3 پر ملاحظہ کریں

بہاول پور: چولستان یونیورسٹی میں منعقدہ سیمینار کے بعد وائس چانسلر پروفیسر ڈاکٹر محمد مظہر ایاز کا شرکاء کے ہمراہ گروپ فوٹو۔

اسرائیلی بم باری جاری، 24 گھنٹوں میں 90 فلسطینی جاں بحق

رہائشی مکان پر اسرائیلی بم باری کے بعد چار افراد کی لاشیں نکال لی گئیں، سول ڈیفنس

غزہ (یواین پی) غزہ کی وزارت صحت نے تصدیق کی ہے کہ گزشتہ 24 گھنٹوں کے دوران اسرائیلی بم باری کے نتیجے میں غزہ کی پٹی میں جاں

بقیہ نمبر 21 صفحہ 3 پر ملاحظہ کریں

بہاول پور: ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر محمد حسن اقبال کے احکامات، جمعۃ المبارک کے موقع پر ضلع بھر کی مساجد و امام بارگاہوں پر پولیس کے افسران و جوان الرٹ ہو کر ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں

بقیہ نمبر 01

سٹاف موجود تھا۔اسسٹنٹ کمشنر احمد پور شرقیہ نے مزید کہا کہ تحصیل کی 36 یونین کونسلوں میں 851 موبائل ٹیمیں ٹارگٹ مکمل کریں گی جبکہ تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال میں ایمرجنسی رسپانس مانیٹرنگ آفس قائم کردیا گیا ہے جہاں پر کسی بھی قسم کی شکایت کی صورت میں رجوع کیا جاسکے گا۔قبل ازیں اسسٹنٹ کمشنر محمد نوید حیدر نے فیتہ کاٹ کر رسم افتتاح ادا کی اور پانچ سال سے کم عمر کے بچوں کو پولیو کے قطرے پلائے ۔انہوں نے پانچ سال سے کم عمر کے بچوں کے والدین کو ہدایت کی کہ وہ پاکستان کے بہترین مستقبل اور آنے والی نسل کے بقا کے لیے انسداد پولیو کے قطرے اپنے بچوں کو پلوائیں اور اس سلسلے میں کسی قسم کی کوئی کوتاہی برداشت نہیں کی جائے گی۔اس موقع پر یونین کونسل مینجمنٹ آفیسر علی محمد خان خاکوانی، سابق کونسلر حاجی فدا حسین جھول، صدر بار ایسوسی ایشن احمد پور شرقیہ مہر شوکت یار خان ایڈوکیٹ، اے ایس وی محمد نعیم اختر محمد جاوید اور اے یو جے کے ممبر ملک محمد سجاد بھی موجود تھے

بقیہ نمبر 02

خراج عقیدت پیش کیا جائے گا۔مبارک پور کی سیاسی وسماجی شخصیات حاجی رحیم بخش ایڈوکیٹ، الحاج سعید احمد خان عباسی ،ملک رحیم بخش کھر والا، اعجاز خان بلوچ، ملک نذر کھر والہ منور عزیز خان، سابق کونسلر راو حاجی محمد فریاد، عبدالمجید فریدی اور ملک وحید عباس مسن نے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا الحاج سر محمد صادق خان عباسی نے قیام پاکستان سے قبل اور بعد میں ریاست بہاولپور کو تعلیمی وترقیاتی میدان میں نمایاں مقام دلانے میں کلیدی کردار ادا کیا۔ انہوں نے پاکستان کے قیام کے بعد فوری طور پر قائداعظم محمد علی جناح کو مالی امداد فراہم کی، جو ملکی تاریخ میں ایک سنہری باب کے طور پر محفوظ ہے۔ ان کی خدمات کے باعث ہی انہیں " محسن پاکستان " کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔آپ کی انسٹھویں برسی کے موقع پر مرحوم کے ایصال ثواب کے لیے خصوصی دعائیں کی جائیں گی اور ان کے افکار و خدمات کو نئی نسل تک پہنچانے کے عزم کا اعادہ کیا جائے گا۔اس موقع پر مختلف سماجی وسیاسی رہنماں نے بھی ان کی خدمات کو سراہتے ہوئے کہا کہ سر محمد صادق خان عباسی نے جس خلوص اور بصیرت کے ساتھ پاکستان کے ساتھ وفاداری نبھائی، وہ آج کے دور میں بھی ایک مثال ہے۔ مقامی انتظامیہ نے بھی برسی کی تقریبات کے لیے شاہی قبرستان قلعہ دراوڑ کے مقام پر مکمل انتظامات کیے ہیں

بقیہ نمبر 03

سے شہریوں کو شدید پریشانی کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔محکمہ موسمیات نے خبردار کیا ہے کہ دوپہر کے وقت لاہور میں گرد آلود ہوائیں چلنے کا امکان ہے، جس سے موسم مزید خشک اور ہوسکتا ہے لاہور میں کم سے کم درجہ حرارت 28 ڈگری سینٹی گریڈ ریکارڈ کیا گیا ہے جبکہ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 43 ڈگری سینٹی گریڈ تک جانے کا امکان ظاہر کیا گیا ہے، اگلے 2 سے 3 روز تک موسم گرم اور خشک رہنے کی توقع ہے اور بارش کے کوئی امکانات موجود نہیں۔شدید گرمی کے سبب شہریوں کے روزمرہ معمولات متاثر ہو رہے ہیں، بازاروں اور گلیوں میں رش کم جبکہ ٹھنڈے مشروبات اور پانی کی مانگ میں نمایاں اضافہ دیکھا گیا ہے۔دکانداروں کے مطابق گرمی کے باعث مشروبات اور آئس کریم کی فروخت میں غیر معمولی اضافہ ہو رہا ہے۔ماہرین صحت نے شہریوں کو مشورہ دیا ہے کہ گرمی سے بچنے کیلئے زیادہ سے زیادہ پانی اور مشروبات کا استعمال کریں، دھوپ میں نکلتے وقت سر کو ڈھانپیں اور بلاضرورت باہر نکلنے سے گریز کریں، خاص طور پر بزرگ افراد، بچے اور بیمار افراد کو احتیاط برتنے کی ہدایت کی گئی ہے۔

بقیہ نمبر 04

لے چکے ہیں۔ذرائع کے مطابق گھنے جنگلات اور جنگلی حیات کو شدید نقصان پہنچ رہا ہے۔آگ نے اب تک کئی کلومیٹر کے علاقے کو متاثر کیا ہے، جس سے ماحولیاتی نظام کو بھی شدید خطرات لاحق ہو چکے ہیں۔ریسکیو ادارے، محکمہ جنگلات، وائلڈ لائف، سول ڈیفنس اور مقامی رضا کار آگ بجھانے کی کوششوں میں مصروف ہیں، تاہم دشوار گزار پہاڑی علاقوں اور شدید گرمی کے باعث امدادی کاموں میں مشکلات کا سامنا ہے۔گزشتہ ایک ہفتے کے دوران پہاڑوں میں آگ لگنے کے 20 سے زائد واقعات رونما ہو چکے ہیں، حکام کا کہنا ہے کہ آگ پر قابو پانے کے لیے تمام وسائل بروئے کار لائے جارہے ہیں۔

بقیہ نمبر 05

میں ایرانی صدر کی طرف سے دعوت دی تھی، وزیراعظم شہباز شریف کے ہمراہ اعلیٰ سطح کا وفد بھی ایران جائے گا، وزیراعظم کی ایران کے سپریم لیڈر سید علی خامنہ ای سے بھی ملاقات ہوگی۔سفارتی ذرائع کے مطابق ایرانی قیادت کو حالیہ پاک بھارت کشیدگی اور بعد کی صورتحال پر پاکستان کا مؤقف بتایا جائے گا، ایرانی وزیر خارجہ کے دورہ پاکستان اور مصالحانہ کوششوں پر بھی شکریہ ادا کیا جائے گا۔اس موقع پر عالمی وعلاقائی امن وسلامتی، پاک ایران تعلقات اور باہمی تعاون میں استحکام پر تبادلہ خیال ہوگا۔سکیورٹی، تجارتی امور، سرحدی انتظام پر بھی تبادلہ خیال کیا جائے گا، ایرانی قیادت وزیراعظم پاکستان کو امریکا اور ایران کے جوہری مذاکرات پر اعتماد میں لے گی۔سفارتی ذرائع کے مطابق وزیراعظم کا آئندہ ہفتے ترکیے اور آذربائیجان کا دورہ بھی شیڈول کیا جارہا ہے، وزیراعظم ترک اور آذربائیجان کی قیادت کی بھرپور حمایت پر شکریہ ادا کریں گے۔وزیراعظم ترکیے اور آذربائیجان کی قیادتوں سے بھی ملاقاتیں کریں گے۔

بقیہ نمبر 06

مختلف دہشتگردوں نے بھارتی پشت پناہی کا اعتراف کیا، کلبھوشن یادیو کو پاکستان سے گرفتار کیا گیا، کلبھوشن یادیو نے اپنے اعترافی بیان میں تمام حقائق بتائے۔لیفٹیننٹ جنرل احمد شریف چودھری کا کہنا تھا کہ خضدار بچوں پر حملہ فتنہ الہندوستان کا مکروہ چہرہ ہے، کئی بچے ہسپتال میں زیر علاج ہیں، خضدار حملہ بھارتی ایما پر فتنہ الہندوستان کے دہشتگردوں نے کیا۔ڈی جی آئی ایس پی آر نے کہا کہ 12 اپریل 2024 میں مزدوروں کو شہید کیا گیا، 9 مئی 2024 میں سات حجاموں کو دوران نیند قتل کیا گیا، 10 اکتوبر 2024 کو دکی میں کوئلہ کان میں کام کرنے والے مزدوروں کو شہید کیا گیا، 10 فروری 2025 کو کیچ میں 2 درزیوں کو فتنہ الہندوستان نے شہید کیا، 19 فروری 2025 کو بارکھان میں مزدوروں کو بس سے اتار کر شہید کیا گیا، 11 مارچ 2025 کو جعفر ایکسپریس پر حملے میں نہتے شہریوں کو شہید کیا گیا۔ان کا کہنا تھا کہ 9 مئی 2025 کو لسبیلہ میں 3 معصوم حجاموں کو شہید کیا گیا، 21 مئی 2025 کو خضدار میں معصوم بچوں کی بس کو نشانہ بنایا گیا، حملے میں 51 زخمی ہیں جن میں زیادہ تر تعداد بچوں کی ہے، بلوچستان کے لوگ بھی پوچھ رہے ہیں کہ دہشتگردی کا بلوچیت سے کیا تعلق ہے، یہ دہشتگردی کر رہے ہیں لیکن بلوچستان کے عوام کا عزم نہیں توڑ پا رہے۔انہوں نے کہا کہ بھارتی میجر سندیپ کا بیان ہے کہ بھارت بلوچستان سے لاہور تک دہشتگردی کرا رہا ہے، میجر سندیپ کے بیان سے واضح ہوا کہ یہ کیسے پاکستان میں دہشتگردی کرانے میں ملوث ہیں۔لیفٹیننٹ جنرل احمد شریف چودھری کا کہنا تھا کہ 6 اور 7 مئی کی رات بھارت نے پاکستان میں کچھ مقامات پر حملہ کیا، انٹرنیشنل میڈیا نے ان مقامات کا دورہ کیا، کیا میڈیا کو ان مقامات پر ایسی کوئی سرگرمی نظر آئی جو مشکوک ہو، بھارت بتائے کس ثبوت کی بنیاد پر پاکستان میں ان مقامات کو نشانہ بنایا۔ڈی جی آئی ایس پی آر نے کہا کہ فتنہ الہندوستان کے دہشتگرد حیوانیت پر اتر آئے ہیں، پہلگام واقعہ کے بعد پاکستان نے ہر فورم پر بھارت سے ثبوت مانگے، فتنہ الہندوستان کے دہشتگردوں سے مہنگا اسلحہ برآمد ہو رہا ہے، فتنہ الہندوستان کے دہشتگرد جب بھی پکڑے جاتے ہیں ان سے مہنگا اسلحہ برآمد ہوتا ہے، ان دہشتگردوں کو اتنا مہنگا اسلحہ کون خرید کر دے رہا ہے، بھارتی میڈیا جھوٹ پھیلانے میں ملوث ہے۔ڈی جی آئی ایس پی آر اور سیکرٹری داخلہ آفتاب درانی نے بھارت کی پراکسی وار کو فتنہ الہندوستان کا نام دیا۔ان کا کہنا تھا کہ یہ فتنہ الہندوستان ہے، اس کا تعلق صرف ہندوستان سے ہے، بھارت دہشتگردوں کو پیسہ بھی دیتا ہے اور ہتھیار بھی، پاکستان میں دہشتگرد واقعات کو بھارتی میڈیا نے ایسے رپورٹ کیا جیسے بہت اچھی چیز ہو، میانوالی کے واقعہ کو بھی بھارتی میڈیا نے گلیمرائز کیا۔انہوں نے کہا کہ بھارتی میڈیا نے بزدلوں کی طرح خضدار واقعہ پر جشن منایا، بھارت کے علاوہ دنیا کا کون سا ملک ہے جو دہشتگرد حملوں پر جشن مناتا ہے، فتنہ الہندوستان نے اب سافٹ ٹارگٹس پر حملے شروع کر رکھے ہیں۔دوران پریس کانفرنس ڈی جی آئی ایس پی آر نے جنگ کے بعد بھارتی میڈیا پر چلنے والی ویڈیو چلا دیں۔لیفٹیننٹ جنرل احمد شریف چودھری کا کہنا تھا کہ پوری دنیا دیکھ رہی ہے کہ دہشتگردی کون کر رہا ہے، بھارت ڈرامہ کر رہا ہے کہ پاکستان سے دہشتگردی ہو رہی ہے، بھارت اپنی دہشتگردی پر پردہ ڈالنے کیلئے یہ سب کر رہا ہے، بھارت کے اندر سے سوالات اٹھ رہے ہیں، پاکستان کی مسلح افواج سینہ تان کر کھڑی ہیں، ان کی بزدلانہ کارروائیوں سے ہم ڈرنے والے بالکل نہیں۔انہوں نے کہا کہ بھارتی میڈیا پر پاکستان کے افسروں اور جوانوں کے سروں کی قیمتیں لگائی جارہی ہیں، بھارت کے اندر سے سوالات آرہے ہیں کہ سکیورٹی فیلیئر ہوگیا، یہ دہشت گردی کہاں جا کر ختم ہوتی ہے، کون ہدایات دیتا ہے، سب کچھ واضح ہے، معرکہ حق میں اللہ تعالی کی مدد سے بھارت کا منہ کالا کیا۔ان کا کہنا تھا کہ ہندوستان اور اس کے فتنے کھل کر سامنے آرہے ہیں، بی ایل اے کے دہشتگرد بھارتی چینلز پر پاکستان کیخلاف ہرزہ سرائی کرتے ہیں، بھارت اور فتنہ الہندوستان پاکستان کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ڈی جی آئی ایس پی آر نے مزید کہا کہ بلوچستان میں حملے کا واقعہ بھارتی خفیہ ایجنسی را کی سرپرستی میں ہوا، فتنہ الہندوستان کا تعلق بلوچستان سے نہیں صرف بھارتی آقاں سے ہے، بھارت میں آزاد میڈیا کا کوئی وجود نہیں، سارا میڈیا ریاست کے کنٹرول میں ہے، پاکستان میں میڈیا کی آزادی کی بات کرنے والوں نے بھارتی میڈیا کا حال دیکھ لیا۔پریس کانفرنس کے دوران خضدار بس سکول پر حملے میں شہید اور زخمی ہونے والے طلبہ کی تصاویر بھی دکھائی گئیں۔قبل ازیں پریس کانفرنس کے آغاز میں وفاقی سیکرٹری داخلہ خرم آغا نے کہا کہ ابتدائی تحقیقات کے مطابق خضدار حملے میں فتنہ الہندوستان ملوث ہے، دہشتگردوں کو خضدار حملے کے خطرناک نتائج بھگتنا ہوں گے۔ان کا کہنا تھا کہ خضدار میں دہشت گردوں نے بزدلانہ حملے میں سکول کے بچوں کو نشانہ بنایا جس میں 6 بچے شہید ہوئے، یہ دہشت گرد حملہ سکول بس پر نہیں ہماری اقدار پر تھا، بھارت بلوچستان میں بدامنی پھیلانا چاہتا ہے۔

بقیہ نمبر 07

اور وسطی اضلاع میں دن کے اوقات میں شدید گرمی کا امکان ہے۔ پنجاب کے بیشتر اضلاع میں بھی موسم شدید گرم اور خشک رہے گا، شدید گرم موسم کے باعث وسطی، جنوبی پنجاب میں گرد آلود ہوائیں چلیں گی۔سندھ کے بیشتر اضلاع میں بھی موسم شدید گرم اور خشک رہنے کا امکان ہے، دوپہر کے بعد ساحلی علاقوں میں تیز اور گرد آلود ہوائیں چلنے کی توقع ہے جبکہ بلوچستان کے بیشتر اضلاع میں موسم گرم اور خشک رہے گا، دوپہر کے بعد ژوب، موسیٰ خیل، بارکھان میں بارش ہوسکتی ہے۔

بقیہ نمبر 08

ڈویژن بہاول پور کے سیکرٹری اطلاعات ملک شاہ محمد چنڑ نے آج 24 مئی نواب آف بہاول پور سر صادق محمد خان عباسی پنجم کی برسی کے موقع پر انہیں زبردست خراج عقیدت پیش کیا ہے اور کہا ہے کہ نواب سر صادق محمد خان عباسی پنجم ایک دوررس بصیرت کے حامل حکمران تھے جنہوں نے پاکستان کے لیے نہ صرف اپنی ریاست وقف کی بلکہ قیام پاکستان کے بعد امور سلطنت چلانے میں قائداعظم محمد علی جناح کی بھرپور معاونت کی جسے پوری قوم ہمیشہ یاد رکھے گی کیونکہ عظیم قومیں اپنے محسنوں کو کبھی فراموش نہیں کرتیں۔انہوں نے مزید کہا کہ مرحوم نواب آف بہاول پور غریب پرور، انسان وعلم دوست شخصیت کے حامل اور سب سے بڑھ کر محسن پاکستان تھے اور انکی ریاست بہاول پور سمیت وطن عزیز پاکستان کے لیے بے پناہ خدمات کو ہمیسہ یاد رکھا جائے گا۔انہوں نے کہا کہ نواب سر صادق محمد خان عباسی پنجم نے نہ صرف تعلیم، صحت، انفراسٹرکچر اور جمہوری اقدار کو فروغ دینے کے لیے گراں قدر خدمات سرانجام دیں بلکہ زراعت، لائیو سٹاک، تفریح سمیت معاشی ترقی وخوشحالی پر بھی بڑا کام کیا اسی طرح بہاول پور میں کئی تعلیمی اور رفاعی ادارے قائم کیے جن میں جامعہ عباسیہ، بہاول وکٹوریہ ہسپتال، صادق پبلک سکول اور صادق ڈین ہائی سکول سمیت کئی دیگر کارنامے قابل ذکر ہیں۔

بقیہ نمبر 09

محمد طارق بھٹی محمد حنیف عباسی محمد زاہد اور شاہد بلوچ نے خلد آشیانی جنت مکانی نواب سر صادق محمد خان عباسی مرحوم کی قومی وملی خدمات کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ ان کے نہری نظام کی بدولت آج بھی کروڑوں خاندان روزگار حاصل کر رہے ہیں اور ان کے تعلیمی اداروں سے نسل نو اعلیٰ تعلیم حاصل کر کے مختلف شعبوں سے وابستہ ہو کر ملک وقوم کی خدمت کر رہے ہیں اور ریاست کے دور میں قائم ہسپتال آج بھی عوام کو فری علاج کی سہولت مہیا کر رہے ہیں انہوں نے روہی میں لاکھوں ایکٹر زرعی رقبہ عوام کو وقف کیا تھا جس سے آج بھی لاکھوں کاشتکار روزگار حاصل کر رہے ہیں انہوں نے کہا کہ حکومت قومی وصوبائی سطح پر تقریبات منعقد کر کے ان کی خدمات کو خراج تحسین پیش کرے اور ملک کے تعلیمی نصاب میں ان کی خدمات کے اعتراف میں مضامین شامل کرے تاکہ نسل نو ان کی خدمات سے آشنا ہوسکیں۔ #

بقیہ نمبر 10

خصوصی اینیمیشن سیریز کی پہلی قسط جاری کردی ہے، مہم کم سن بچوں کے ساتھ جنسی بدسلوکی کے واقعات کی روک تھام کیلئے شروع کی گئی ہے۔ترجمان نے کہا کہ بچوں کو ذاتی حفاظت کے بارے میں آگاہی دینا وقت کی اہم ضرورت ہے، درست تعلیم اور آگاہی کے بعد بچے نامناسب رویے کو پہچان کر رپورٹ کر سکتے ہیں۔ان کا کہنا تھا کہ والدین اور اساتذہ بچوں کو بتائیں کہ گھر یا باہر جنسی استحصال کو کیسے رپورٹ کیا جائے، بچوں کو محفوظ بنانا اور استحصال کرنے والوں کو قانون کے شکنجے میں لانا ریاست کی ذمے داری ہے، آگاہی مہم بچوں کو بدسلوکی اور جنسی استحصال سے محفوظ رکھنے میں معاون ہوگی۔سیکرٹری داخلہ نے چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو کو بچوں کیلئے آگاہی مہم چلانے کی ہدایت کی۔ترجمان کا کہنا تھا کہ محکمہ داخلہ نے اس سے قبل گڈ ٹچ بیڈ ٹچ بارے آگاہی کو نصاب میں شامل کرنے کیلئے محکمہ سکول ایجوکیشن کو مراسلہ لکھا ہے۔

بقیہ نمبر 11

اس دن کے منانے کا مقصد بچوں کی بہتر تربیت میں والدین کے کردار کو اجاگر کرنا ہے اس دن کے حوالے سے ملک بھر میں سماجی تنظیموں کے زیر اہتمام مقررین اچھی شخصیت کے نکھار میں والدین کے کردار کو خراج تحسین پیش کریں گے۔اقوام متحدہ کے زیر اہتمام پاکستان سمیت دنیا بھر میں عالمی یوم والدین 2012ء سے منایا جارہا ہے۔

بقیہ نمبر 12

آفیسر محمد حسن اقبال' تفصیلات کے مطابق انسپکٹر جنرل آف پولیس پنجاب کے احکامات اور ڈی پی او محمد حسن اقبال کی ہدایت پر عمل پیرا ہوتے ہوئے ایس ڈی پی اوز نے اپنے سرکل جبکہ ایس ایچ اوز نے اپنے اپنے تھانہ جات کی حدود میں جمعتہ المبارک کے حوالے سے مساجد اور امام بارگاہوں کی سکیورٹی ڈیوٹی پر مامور افسران و جوانوں کو چیک کیا۔سکیورٹی پر مامور جوانوں کے پاس موجود اسلحہ اور حفاظتی انتظامات کا جائزہ لیا۔ موجودہ ملکی صورتحال کے پیش نظر جوانوں کو الرٹ رہ کر ڈیوٹی سرانجام دینے کی ہدایت کی۔ڈی پی او محمد حسن اقبال نے اپنے پیغام میں کہا ہے کہ ہمارا فرض بہت اہم ہے، شہریوں کو احساس تحفظ دلانا ہے کہ ہم انکی سکیورٹی کے لیے موجود ہیں۔ملکی صورتحال کے پیش نظر شرپسند عناصر پر کڑی نظر رکھیں اور الرٹ رہیں کیونکہ ہم الرٹ رہیں گے تو شرپسند عناصر اپنے مذموم مقاصد میں کامیاب نہیں ہوسکیں گے۔سکیورٹی فرائض میں غفلت ولا پرواہی بلکل برداشت نہیں کی جائے گی۔انہوں نے ایس ڈی پی اوز اور ایس ایچ اوز کو اپنے اپنے ایریا میں موثر گشت اور سکیورٹی انتظامات کے حوالے سے ہدایات بھی جاری کیں۔

بقیہ نمبر 13

اپ، او پی ڈی خدمات اور لیبارٹری ٹیسٹ کی سہولیات فراہم کی گئیں۔ڈاکٹر فرح کلثوم، ڈاکٹر چوہدری محمد اکرم نے مریضوں کا چیک اپ کیا کیمپ کی نگرانی ڈاکٹر شاہد اقبال) ڈی ایم ایس (تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال لیاقت پور، ڈاکٹر شہباز رند) ایڈووکیٹ (نے کی۔اس فلاحی اقدام میں جمالی لا چیمبر، العظیم لا چیمبر، المصطفیٰ لائر گروپ اور پبلک لیبارٹری نے خصوصی تعاون کیا۔میڈیکل کیمپ میں صدر بار ایسوسی ایشن لیاقت پور سردار اسد نواز خان چانڈیہ اور جنرل سیکرٹری جام محمد خالد بوہنہ محمد اطہر منیر جمالی ایڈووکیٹ، سردار ساجد شفیع سندیلہ ایڈووکیٹ، ذوالفقار علی خان، عباس گجر ایڈووکیٹ، صلاح الدین موہل ایڈووکیٹ، صفدر منیر جمالی، نے خصوصی شرکت کی اور کیمپ کے انعقاد کو سراہا۔ان کا کہنا تھا کہ ایسے اقدامات سے نہ صرف عوام کو ریلیف ملتا ہے بلکہ معاشرے میں صحت کی آگاہی بھی بڑھتی ہے کیمپ کے اختتام پر عمر پیرا میڈیکل کی جانب سے تعریفی اسناد سے نوازا گیا۔ #

بقیہ نمبر 14

جواب نہیں ہے۔ بھارت بزدل دشمن ہے جس نے رات کے اندھیرے میں حملہ کیا۔ بھارت کو جنگ میں شکست فاش دی۔ بلوچستان میں دہشتگردانہ حملوں میں بھارت ملوث ہے۔مودی کا بلوچستان سے کیا تعلق وہ اپنی تقریروں میں آئے روز اس کا ذکر کرتے رہتے ہیں۔ بھارت پراکسیز کے ذریعے پاکستان کو غیر مستحکم کرنا چاہتا ہے۔معرکہ حق کے بعد بھارت سافٹ ٹارگٹ پر آگیا ہے۔انہوں نے کہا کہ سمجھ نہیں آتی کہ مودی اور ان کے وزرا اپنی تقریروں میں بلوچستان کا ذکر کیوں کرتے ہیں۔ بھارت کو آپریشن بنیان مرصوص میں منہ کی کھانی پڑی۔تمام سیاستدانوں اور پارلیمان کو مل کر کام کرنا چاہئے۔ وزیراعظم اور فیلڈ مارشل کا پختہ عزم ہے کہ فتنہ ہندوستان کو جڑ سے ختم کریں گے۔ ہماری قوم وہ واحد قوم ہے جس کے بچوں کی قربانی بھی سنہری حروف میں لکھی جائے گی۔میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے وفاقی وزیر اطلاعات نے کہا کہ خضدار واقعہ ایک بہت بزدلانہ حملہ تھا۔بلوچستان میں دہشتگردوں کو ہم نے فتنہ الہندوستان کا نام دیا ہے۔ فتنہ الہندوستان مکمل طور پر اس علاقے میں سرگرم تھا۔ دہشت گردوں اور ان کے سہولت کاروں کو نہیں چھوڑا جائے گا۔ 10 تاریخ کو بھارت نے دوبارہ حملے کئے اور اسی روز بلوچستان میں 30 مختلف مقامات پر حملے کئے گئے جو ایک منظم اور مربوط کارروائی کا حصہ تھے۔سکول جاتے ہوئے بچوں کی بس پر حملہ ذہنی پستی اور دشمن کی بزدلی کی عکاسی کرتا ہے۔انہوں نے کہا کہ یہ صورتحال پہلے سے جاری ہے جس میں ہماری فورسز پہلے سے ہی مصروف ہیں۔ اس واقعہ کے بعد ہمارا عزم اور بھی مضبوط ہوگیا ہے جب تک ہم فتنہ الہندوستان کو یہاں سے بالکل ختم نہیں کر دیتے ہم چین سے نہیں بیٹھیں گے۔انہوں نے شہید ہونے والے بچوں کے اہل خانہ کے حوصلے کو سلام پیش کرتے ہوئے کہا کہ ایسے سانحات کے باوجود قوم کے حوصلے پست نہیں ہوئے۔چاہے اے پی ایس کا واقعہ ہو، بھارتی جارحیت ہو یا بلوچستان میں حالیہ حملے۔ ہماری قوم نے ہر محاذ پر قربانیاں دیں۔وزیراعظم شہباز شریف اور فیلڈ مارشل جنرل سید عاصم منیر دونوں کا پختہ عزم کہ فتنہ ہندوستان کو جڑ سے اکھاڑ پھینکا جائے گا۔خضدار دھماکے کا حملہ آور موٹر سائیکل پر سوار تھا اور اس حملے کی مکمل تحقیقات جاری ہیں۔عطا اللہ تارڑ نے اس عزم کا اعادہ کیا کہ دہشتگردوں اور ان کے سہولت کاروں کو کسی صورت بخشا نہیں جائے گا۔ان کا کہنا تھا کہ پچھلے ایک سال کے آپریشنز کے بعد اب یہ دہشتگرد ہارڈ ٹارگٹ سے سوفٹ ٹارگٹ کی طرف جارہے ہیں۔ایک سال کے اندر بہت کامیابیاں ملی ہیں۔جعفر ایکسپریس کا جو واقعہ ہوا اس میں بھی بڑی مہارت کے ساتھ ڈیل کیا گیا۔

بقیہ نمبر 15

گھر کی دہلیز پر انصاف کی فراہمی کو یقینی بنانا ہے، ڈی پی او محمد حسن اقبال' تفصیل کے مطابق انسپکٹر جنرل آف پولیس پنجاب کے ویژن انصاف آپ کی دہلیز پر کے پیش نظر ڈی پی او محمد حسن اقبال نے جامعہ مسجد نور الہدیٰ میں کھلی کچہری لگائی، جس میں اہل علاقہ کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ ڈی پی او محمد حسن اقبال نے کھلی کچہری میں تمام سائلین کو تفصیل سے سنا اور انفرادی طور پر متعلقہ افسران کو بروقت قانونی کارروائی اور واپسی رپورٹ کے احکامات جاری کیے۔ڈی پی او نے کھلی کچہری میں شہریوں سے بات کرتے ہوئے کہا کہ مساجد میں کھلی کچہری کا انعقاد ہماری اولین ترجیح ہے تاکہ شہریوں کے مسائل سن کر ان کی دہلیز پر بروقت دادرسی کی جاسکے۔ڈی پی او نے دوران کھلی کچہری افسران کو ہدایات جاری کرتے ہوئے کہا کہ میرٹ کو مقدم رکھتے ہوئے شہریوں کے مسائل تھانہ کی سطح پر ہی حل کیے جائیں جو کہ ہماری اولین ذمہ داری ہے۔کھلی کچہری کا مقصد عوام کے مسائل کو ترجیحی بنیادوں پر حل کرنا اور عوام اور پولیس کے مابین فاصلے مٹانا ہے۔ایس ایچ اوز کو ہدایات جاری کرتے ہوئے کہا کہ عوام الناس کے ساتھ بہتر رویہ اپنائیں۔عوام کی خدمت اور ان کے جان و مال کا تحفظ ہر صورت یقینی بنایا جائے۔

بقیہ نمبر 16

جانب سے جمعہ کو جاری بیان کے مطابق اس طرح کے بیانات نہ صرف عوام کو گمراہ کرنے کی دانستہ کوشش کی عکاسی کرتے ہیں بلکہ ذمہ دار ریاستی نظام کے اصولوں کی بھی خلاف ورزی کرتے ہیں۔ترجمان نے کہا کہ دھمکیوں کا سہارا لینا اور ایک خودمختار ملک کے خلاف فوجی کارروائی پر فخر کرنا اقوام متحدہ کے چارٹر اور بین الاقوامی قانون کے قائم کردہ اصولوں کی سنگین خلاف ورزی ہے، یہ خطرناک رویہ علاقائی امن واستحکام کو نقصان پہنچاتا ہے۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ پاکستان دہشت گردی کے خلاف عالمی جنگ میں ایک مستقل اور فعال شراکت دار ہے، پاکستان کو دہشت گردی کی کارروائیوں سے جوڑنے کا کوئی بھی الزام حقیقتاً غلط اور صریح طور پر گمراہ کن ہے، یہ ایک حربہ ہے جو اکثر بھارت اپنے اندرونی چیلنجوں خاص طور پر اپنے غیر قانونی زیر تسلط جموں وکشمیر میں جابرانہ پالیسیوں سے توجہ ہٹانے کے لئے استعمال کرتا ہے۔انہوں نے کہا کہ بھارت پاکستان کو قربانی کا بکرا بنا کر جموں وکشمیر میں انسانی حقوق کی سنگین خلاف ورزیوں پر پردہ ڈالنا چاہتا ہے، کشمیری عوام کی حالت زار اور حق خود ارادیت کے لئے ان کی منصفانہ جدوجہد کو جارحانہ بیان بازی اور سیاسی انحطاط سے چھپایا نہیں جاسکتا۔ترجمان نے کہا کہ پاکستان نے بھارتی قیادت پر زور دیا کہ وہ ذمہ داری اور تحمل کا مظاہرہ کرے، بڑھتے ہوئے بیانات اور جارحانہ انداز تناؤ کو بڑھانے کے علاوہ کوئی اور مقصد پورا نہیں کرتا۔انہوں نے کہا کہ بھارت کو فرضی بیانیے کا سہارا لینے اور انتخابی فائدہ اٹھانے کے لئے جنگجوانہ عزائم کا سہارا لینے کے بجائے پرامن بات چیت اور سفارت کاری کے ذریعے تصفیہ طلب تنازعات کو حل کر کے پختگی کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔ بیان کے مطابق پاکستان پرامن بقائے باہمی، علاقائی استحکام اور تعمیری مشغولیت کے لئے پرعزم ہے۔تاہم، ہماری امن کی خواہش کو کمزوری نہ سمجھا جائے۔ پاکستان کے عوام اور اس کی مسلح افواج ملک کی خودمختاری اور علاقائی سالمیت کے دفاع کے لئے پوری طرح تیار اور اہل ہیں۔ترجمان نے واضح کیا کہ کسی بھی مہم جوئی یا جارحیت کا پرعزم اور متناسب جواب دیا جائے گا۔ پاکستان نے ماضی میں بھی اپنے عزم کا مظاہرہ کیا ہے اور اگر ضرورت پڑی تو دوبارہ بھی کرے گا۔ عالمی برادری کو بھارت کے جارحانہ انداز اور نفرت پر مبنی بیانیے کا سنجیدگی سے نوٹس لینا چاہیے جس سے علاقائی امن کو خطرہ ہے۔ بیان کے مطابق جنوبی ایشیا میں استحکام کو برقرار رکھنے کے لئے ایسی بیان بازی اور اقدامات کی حوصلہ شکنی ضروری ہے، تنازعات کی تسبیح سے کسی کو فائدہ نہیں ہوتا، اور پائیدار امن کا راستہ بات چیت، باہمی احترام اور بین الاقوامی قانون کی پاسداری میں مضمر ہے۔

بقیہ نمبر 17

افادیت اور اس کی پیداوار بڑھانے کیلئے عوامی شعور اجاگر کرنا ہے۔ایک رپورٹ کے مطابق دنیا بھر میں دودھ پیدا کرنے والا چوتھا بڑا ملک ہے لیکن دودھ کی بھرپور پیداوار کو منافع بخش سرمایہ کاری میں منتقل کرنے میں مکمل کامیابی حاصل نہ ہوسکی ہے، پاکستان ایک زرعی ملک ہے جبکہ یہاں پر ڈیری فارمنگ اور لائیو سٹاک کی ترقی سے بہتری کے وسیع امکانات موجود ہیں جن سے بھرپور استفادہ کرتے ہوئے بہترین جانور پالے جاسکتے ہیں۔ماہرین کا کہنا ہے کہ دودھ کی زیادہ سے زیادہ پیداوار کیلئے جانوروں کی صحت اور خوراک کے مسائل کے حل کیلئے ہمیں خود کو دور جدید کے تقاضوں کے مطابق ہم آہنگ کرنا ہوگا۔

بقیہ نمبر 18

سوشلزم نظریے کو مضبوط بنانا ضروری ہے تاکہ سوشلزم کی بنیادی اقدار پر وسیع پیمانے پر عمل کیا جاسکے۔ لوگوں کی روحانی دنیا کی مسلسل آبیاری اور اُن کی ہمہ جہت ترقی کو فروغ دینا ضروری ہے۔شہری اور دیہی علاقوں کے درمیان ثقافتی اخلاقی مربوط ترقی کو فروغ دینا، شہری اخلاقیات کی تعمیر کو مضبوط بنانا، مثبت اور پاکیزہ سماجی رجحان کو تشکیل دینا ضروری ہے۔اعلیٰ معیار کی ثقافتی واخلاقی ترقی کو فروغ دے کر ایک مضبوط ملک کی تعمیر اور قومی احیاء کے لیے مضبوط روحانی قوت فراہم کی جائے گی۔ثقافتی و اخلاقی ترقی کی قومی کانفرنس 23 مئی کو بیجنگ میں منعقد ہوئی۔ کانفرنس میں شی جن پھنگ کی اہم ہدایات سے آگاہ کیا گیا۔سی پی سی سینٹرل کمیٹی کے پولیٹیکل بیورو کے مستقل رکن اور سی پی سی سینٹرل کمیٹی کے سیکریٹریٹ کے سیکرٹری چھائی چی نے اجلاس میں شرکت کی اور خطاب کیا۔

بقیہ نمبر 19

ایچ او، سی ڈی اے، اور ڈپٹی کمشنر تفصیلی مائیکرو پلان اور سرویلنس شیڈول جمع کروائیں۔ڈینگی وائرس کے خاتمے کے لئے پیشگی مربوط اقدامات کو یقینی بنائیں۔انہوں نے کہا ہے کہ ڈینگی لاروا کا جلد پتہ لگا کر مؤثر حکمت عملی کو یقینی بنائیں۔ اسلام آباد، راولپنڈی میں فوگنگ، صفائی اور نگرانی کے نظام میں فوری بنیادوں پر یقینی بنائیں۔انہوں نے کہا کہ مؤثر کنٹرول کے لئے عوام احتیاطی تدابیر پر سختی سے عمل کریں جبکہ وزارت صحت ڈینگی سے نمٹنے کے لئے تمام تر ضروری اقدامات کو یقینی بنا رہی ہے۔انہوں نے کہا کہ ڈینگی وائرس کے خاتمے کے لئے تمام متعلقہ سٹیک ہولڈرز مؤثر اقدامات کو یقینی بنائیں۔

بقیہ نمبر 20

پلانٹ لگانے کا حکم، پنجاب بھر کے ڈپٹی کمشنر فوری عدالتی احکامات پر عملدرآمد کروائیں، لاہور ہائیکورٹ کے جسٹس شاہد کریم نے سموگ کے تدارک کیلئے دائر درخواستوں پر سماعت کی، ضلع قصور کے واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹ کو بحال کرنے کے حوالے سے رپورٹ عدالت میں پیش کی گئی۔عدالت نے آئندہ سماعت پر کمشنر لاہور سے ٹریٹمنٹ پلانٹ سے متعلق رپورٹ طلب کرلی۔ عدالت نے ریمارکس دیئے کہ قصور کا واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹ بند ہونے سے بیماریاں پھیل رہی ہیں۔قصور میں جو بچے پیدا ہو رہے ہیں وہ بیماریوں کا شکار ہیں۔قصور کا پانی صاف نہ ہونے سے بچے اور بڑے خطرناک بیماریوں میں مبتلا ہو رہے ہیں اب واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹ کو بحال کرنا ہوگا تاکہ ٹیریز کا پانی صاف ہو۔عدالت میں رپورٹ پیش کی گئی کہ سی بی ڈی نے بارش کا پانی ذخیرہ کرنے کیلئے واٹر ٹینک بنایا ہے۔سی بی ڈی کے ذخیرہ شدہ پانی کو روڈز کی صفائی اور پودوں کیلئے استعمال کیا جا سکے گا۔عدالت نے ریمارکس دیئے کہ سی بی ڈی کا یہ اچھا اقدام ہے۔محکمہ ماحولیات کے وکیل نے عدالت کو آگاہ کیا کہ موٹروے پر فصلوں کی باقیات جلانے کو روکنے کیلئے ای پی اے کی ٹیموں نے کام شروع کردیا ہے۔موٹروے والی سائیڈ پر جو باقیات جلائے گا اس کے چالان بھی کر رہے ہیں۔بعدازاں لاہور ہائیکورٹ نے متعلقہ محکموں سے رپورٹ طلب کرتے ہوئے کیس کی سماعت آئندہ جمعے تک ملتوی کردی۔خیال رہے کہ اس سے قبل لاہور ہائیکورٹ نے بغیر فٹنس سرٹیفکیٹ کے کوئی رکشہ فروخت نہ کرنے کی ہدایت کی تھی۔رکشہ ڈیلرز لائسنس کے بغیر رکشہ خریدار کے حوالے نہ کیا جائے۔مینوفیکچررز اور ڈیلرز کے درمیان رکشہ فروخت کیلئے ضوابط طے کئے جائیں۔لاہور ہائیکورٹ میں سموگ اور ماحولیاتی آلودگی کے تدارک سے متعلق درخواست کی سماعت ہوئی تھی جس میں رکشہ مینوفیکچررز سے مذاکرات کی رپورٹ پیش کی گئی جب کہ عدالت نے کیس کا تحریری فیصلہ بھی جاری کردیا گیا تھا۔جسٹس شاہد کریم کی جانب سے جاری کردہ فیصلے میں رکشہ مینوفیکچرز اور ڈیلرز پر سخت شرائط عائد کرتے ہوئے ان پر لازم قرار دیا گیا تھا کہ وہ بغیر فٹنس سرٹیفکیٹ کے کوئی رکشہ فروخت نہ کریں۔لاہور ہائیکورٹ نے فیصلے میں کہا گیا تھا کہ مینوفیکچررز اور ڈیلرز کے درمیان رکشہ فروخت کیلئے ضوابط طے کئے جائیں اور رکشہ مینوفیکچررز کو شرائط پوری کئے بغیر لائسنس میں توسیع نہ دی جائے۔عدالت نے مزید حکم دیا تھا کہ شرائط و ضوابط پر عمل نہ کرنے والے مینوفیکچررز کو جون 2025 کے بعد لائسنس میں توسیع نہ دی جائے۔فیصلے میں ایم اے او کالج کے گراونڈز سے متعلق بھی ایل ڈی اے کی رپورٹ کا ذکر کیا گیا تھا جس کے مطابق گراونڈز کو بحال کر کے کالج انتظامیہ کے حوالے کردیا گیا تھا۔عدالت نے محکمہ ٹرانسپورٹ کو 2 مئی کو مفصل رپورٹ پیش کرنے کی ہدایت کی تھی۔

بقیہ نمبر 21

بحق ہونے والوں کی تعداد تقریباً 90 ہو گئی ہے۔عرب ٹی وی کے مطابق اسرائیلی فوج شمالی غزہ کے علاقوں، خاص طور پر بیت لاہیا، حی السلاطین اور السودانیہ میں رہائشی مکانات کو تباہ کرنے اور منہدم کرنے کی کارروائیاں جاری رکھے ہوئے ہے۔مزید یہ کہ امدادی سامان سے بھری ہوئی گاڑیاں، وسطی غزہ میں دیر البلح کے داخلی راستے کے قریب شارع صلاح الدین پر اسرائیلی بم باری کا نشانہ بنیں۔طبی ذرائع کے حوالے سے بتایا گیا ہے کہ امدادی گاڑیوں کو تحفظ فراہم کرنے والے چھ فلسطینی جاں بحق ہوئے، جب کہ دیگر کئی افراد زخمی ہوئے ادھر غزہ میں سول ڈیفنس نے جبالیہ البلد کے علاقے میں ایک رہائشی مکان پر اسرائیلی بم باری کے بعد چار افراد کی لاشیں نکال لی گئی ہیں، جب کہ کچھ افراد اب بھی ملبے تلے دبے ہوئے ہیں۔علاوہ ازیں خان یونس کے جنوبی علاقے میں ایک رہائشی فلیٹ پر بم باری کے بعد دو بچوں کی لاشیں نکالی گئیں۔طبی امدادی کارکنوں نے تصدیق کی ہے کہ اسرائیلی ہیلی کاپٹروں نے وسطی غزہ کے شارع الجلا میں ایک فلیٹ پر بم باری کی، جس کے نتیجے میں تین فلسطینی جاں بحق ہو گئے۔دوسری طرف، غزہ میں سرکاری اطلاعاتی دفتر نے شارع صلاح الدین پر امدادی سامان کی حفاظت پر مامور افراد پر اسرائیلی حملے کی مذمت کی، اور عالمی برادری سے مطالبہ کیا کہ وہ اسرائیلی فوج کی طرف سے امدادی کارکنوں اور امداد کو تحفظ فراہم کرنے والے افراد کے خلاف کی جانے والی خلاف ورزیوں کو بند کروانے کے لیے مداخلت کرے۔ادھر عودہ اسپتال نے ایک بیان میں کہا ہے کہ وہ اسرائیلی ٹینکوں کے محاصرے اور شدید گولہ باری کی زد میں ہے۔اسپتال انتظامیہ نے مطالبہ کیا ہے کہ اسرائیل کو مجبور کیا جائے کہ اسپتالوں کو بم باری سے محفوظ رکھا جائے تاکہ محصور زخمیوں کو طبی خدمات فراہم کی جاسکیں۔

بقیہ نمبر 22

ہے کہ ایکسپورٹ فیسلیٹیشن اسکیم ٹیکسٹائل انڈسٹری کیلیے دردسر بن گئی ہے۔اُنہوں نے کہا کہ ای ایف ایس اسکیم ملک کی برآمدات کی راہ میں بڑی رکاوٹ بن گئی ہے۔چیئرمین اپٹما نے بتایا کہ کاٹن یارن کی امپورٹ میں 200 گنا اضافہ ہوگیا ہے، کاٹن یارن کی امپورٹ 108 ملین کلو سے بڑھ کر 300 ملین کلو پر پہنچ گئی ہے۔اُنہوں نے بتایا کہ قطعی برآمدات میں کمی واقع ہو رہی ہے، رواں سال قطعی برآمدات 14.1 ارب ڈالرز سے کم ہو کر 13.6 ارب ڈالرز تک پہنچ چکی ہیں۔

بقیہ نمبر 23

ملاقات میں علاقائی سطح پر صحت کی ترجیحات اور چیلنجز پر تبادلہ خیال کیا گیا۔فریقین نے صحت کے شعبے کو جدید خطوط استوار کرنیکے لئے قریبی شراکت داری کو وسعت دینے اور مؤثر ریگولیٹری فریم ورک، ٹیلی میڈیسن، مصنوعی ذہانت اور دیگر نئی ٹیکنالوجیز کے فروغ پر اتفاق کیا جس کا مقصد عوام کو بہتر، مؤثر اور بروقت طبی سہولیات کی فراہمی کو یقینی بنانا ہے۔ وفاقی وزیر صحت سید مصطفیٰ کمال نے کہا کہ صحت کے شعبے میں ڈبلیو ایچ کی خدمات قابل تحسین ہیں۔پاکستان عالمی اداروں کے تعاون سے قومی صحت کے نظام کو مزید بہتر بنانے کے لئے پرعزم ہے۔انہوں نے کہا کہ یہ ملاقات مستقبل کی مضبوط شراکت داری کی ایک اہم کڑی ثابت ہوگی۔ ڈاکٹر حنان بلخی نے پاکستان کی صحت عامہ کے شعبے میں کوششوں کو سراہا اور بھرپور تعاون کا یقین دلایا۔

بقیہ نمبر 24

اورنگزیب، سینیٹر سلیم مانڈوی والا اور دیگر اعلیٰ حکام شریک ہوئے۔ملاقات میں پاکستان کی معاشی صورتحال، جاری پروگرام پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ گفتگو کرتے ہوئے صدر مملکت نے کہا کہ آئی ایم ایف پروگرام پاکستان میں معاشی استحکام کا باعث بن رہا ہے۔آئی ایم ایف ترقی پزید مما لک کی اقتصادی ترقی میں کردار ادا کر رہا ہے۔صدر مملکت نے پاکستان کی معاشی ترقی میں آئی ایم ایف کے کردار کو سراہا۔عالمی مالیاتی فنڈ (آئی ایم ایف) کے وفد نے کہا کہ پروگرام سے مہنگائی، زرمبادلہ ذخائر اور مالیاتی خسارے جیسے مسائل پر قابو پانے میں مدد ملی ہے۔پاکستان میں جاری معاشی اصلاحات اور آئی ایم ایف پروگرام پر مکمل اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ یہ پروگرام درست سمت میں آگے بڑھ رہا ہے۔یاد رہے کہ گزشتہ روز بھی وزیراعظم شہباز شریف سے عالمی مالیاتی فنڈ (آئی ایم ایف) کے وفد نے ملاقات کی تھی۔ملاقات میں پاکستان میں جاری آئی ایم ایف پروگرام پر بات چیت کی گئی تھی۔حکومت نے آئی ایم ایف پروگرام پر عمل کے حوالے سے معاشی اصلاحات اور مثبت نتائج پر اطمینان کا اظہار کیا تھا۔اس موقع پر وفاقی وزیر خزانہ محمد اورنگزیب، احد چیمہ، سیکریٹری خزانہ امداد اللہ بوسال اور چیئرمین ایف بی آر راشد محمود لنگڑیال بھی ملاقات میں موجود تھے۔آئی ایم ایف وفد کی قیادت جہاد اظہور کر رہے تھے۔آئی ایم ایف وفد نے اصلاحات اور معاشی استحکام کیلئے تعاون جاری رکھنے کا عزم کا اعادہ کیا تھا اور حکومت کی آئی ایم ایف پروگرام پر عملدرآمد، معاشی اصلاحات پر اطمینان اظہار کا کیا تھا۔عالمی مالیاتی فنڈ (آئی ایم ایف) وفد نے پاکستان کے اصلاحات اور معاشی استحکام وترقی میں آئی ایم ایف کی جانب سے تعاون جاری رکھنے کا اظہار کیا تھا۔وزیراعظم شہباز شریف نے اس موقع پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ اللہ کے فضل وکرم سے پاکستان معاشی استحکام کے بعد ترقی کی جانب گامزن تھی۔حکومت کی اولین ترجیح ہے کہ میکرو اکنامک سطح پر اصلاحات کے ساتھ ساتھ ادارہ جاتی اصلاحات میں بھی تیزی لائی جائے۔انہوں نے کہا تھا کہ ملک میں معاشی استحکام آچکا ہے اب ہم ترقی کی جانب گامزن ہے۔ ادارہ جاتی اصلاحات حکومتی ترجیح تھی۔ ہماری اولین ترجیح ہے کہ میکرواکنامک اصلاحات کیساتھ ادارہ جاتی اصلاحات میں بھی تیزی لائی جائے۔

بقیہ نمبر 25

معاشرتی وثقافتی اقدار آج بھی ہمارے لیے مشعل راہ ہیں۔تعلیم، صحت، عدل وانصاف، انفراسٹرکچر صنعت وحرفت اور بالخصوص جمہوری روایات کا فروغ آج بھی اس خطہ کی ترقی وخوشحالی کے ضامن ہیں۔ان خیالات کا اظہار وائس چانسلر اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور پروفیسر ڈاکٹر محمد کامران نے بہاول پور میوزیم کے زیر اہتمام نواب آف بہاول پور کی 59ویں برسی کے حوالے سے نواب صاحب کے زیر استعمال اشیاو تصویری نمائش "ریاست کی کہانی۔۔تصاویر کی زبانی " کی افتتاحی تقریب میں کیا۔انھوں نے کہا کہ نواب آف بہاول پور کو خراج تحسین پیش کرنے کے لیے میوزیم کے زیر اہتمام منعقدہ یہ تصویری نمائش عہد رفتہ کو منظم انداز میں بیان کر رہی ہے۔وائس چانسلر نے کہا کہ ڈائریکٹر میوزیم محمد زبیر ربانی کی قیادت میں ہونے والی یہ تقریب ریاستی ادور بالخصوص آخری فرمانروا کی زندگی کے تمام پہلوں کا احاطہ کر رہی ہے جس پر میوزیم انتظامیہ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اس موقع پر ڈائریکٹر میوزیم کی جانب سے پروفیسر ڈاکٹر محمد کامران کو اجرک اور سونیئر بھی پیش کیا گیا۔قبل ازیں ڈائریکٹر بہاول پور میوزیم محمد زبیر ربانی نے وائس چانسلر کو بریف کرتے ہوئے کہا کہ اپنے محسنوں کو یاد رکھنا اور ان کے فلاحی و تعمیری اقدامات پر عمل پیرا ہونا زندہ قوموں کا شیوہ ہے۔اس نمائش کا مقصد میوزیم کے پلیٹ فارم سے عوام الناس کو ریاست کی ان اشیا تک رسائی دینا ہے جو ہمارے لیے ورثہ اور محققین کے لیے تحقیقی اہمیت کی حامل ہیں۔انھوں نے کہا کہ انتظامیہ کی جانب سے ہر برسی کے موقع پر نایاب اشیا و تصاویر کو سامنے لانے کے لیے مختلف سرگرمیاں تشکیل دی جاتی ہیں جن میں ان ڈور اور آٹ ڈور نمائشیں، آرٹ کیمپ، مشاعرہ ودیگر پروگرام شامل ہیں تاکہ ریاست کے عملی اقدامات، نواب آف بہاول پور کا جمہوری رویہ نیز ان کے ویژن کو ہر مکتبہ فکر تک منتقل کیا جا سکے۔تقریب میں خاندان عباسیہ کے افراد، پروفیسر، ڈاکٹرز، اساتذہ کرام، شعبہ تاریخ، مطالعہ پاکستان، قانون، سوشل سائنسز سمیت کثیر تعداد میں طلبہ و طالبات اور سول سوسائٹی نے شرکت کی اور زیر نمائش اشیا تک رسائی دینے کے لیے میوزیم کو اقدام کو بے حد سراہا

بقیہ نمبر 26

میں تبدیلی جیسے اہم معاملات کی رجسٹریشن کیلئے جدید موبائل ایپلیکیشن متعارف کرا دی ہے۔نادرا ترجمان کے مطابق شہری اب گھر بیٹھے موبائل ایپ کے ذریعے ان واقعات کا آن لائن اندراج کروا سکیں گے، جس سے انہیں طویل قطاروں اور دفتر کے چکر کاٹنے سے نجات ملے گی۔یہ سہولت ابتدائی طور پر صوبہ پنجاب میں شروع کی گئی ہے دیگر صوبوں میں بھی اس کا دائرہ جلد بڑھایا جائیگا، یونین کونسلوں میں بائیومیٹرک تصدیق کی سہولت فراہم کی جارہی ہے۔اسلام آباد کی یونین کونسلز میں نادرا ون ونڈو کاؤنٹرز کے قیام کا عمل بھی جاری ہے، جہاں شہری تمام اہم رجسٹریشن خدمات ایک ہی جگہ سے حاصل کرسکیں گے۔صوبائی حکومتوں کے تعاون سے ہسپتالوں اور طبی مراکز میں ڈیجیٹل رجسٹریشن سسٹم متعارف کرانے کی تیاریاں مکمل ہیں تاکہ پیدائش اور موت کے واقعات کی فوری اور مستند آن لائن رجسٹریشن ممکن ہوسکے۔

پبلشر
احسان احمد سحر
پرنٹر
نسیم اختر
مطبع
گردیزی پرنٹنگ پریس بہاولپور
مقام اشاعت
535-536 سرور شاہ سٹریٹ احمد پور شرقیہ

خلد آشیانی نواب سر صادق محمد خان عباسی مرحوم و مغفور

نورالزماں احمد اوج

ہے خزاں دیدہ ہر اِک سر دشمن تیرے بعد
اُجڑا اُجڑا نظر آتا ہے چمن تیرے بعد
جس طرف دیکھئے اندھیر نظر آتا ہے
شامِ غربت بنی ہر صبح وطن تیرے بعد
بزم آرائے محبت تری فرقت ہے وہاں
بے زبان ہوگئے ارباب سخن تیرے بعد
اب نہ اخلاص و محبت نہ وہ قدر وفا
روح ہوتی نہیں آسودہ تن تیرے بعد
اب مسرت کی تمنا نہ خوشی کی حسرت
ہے محیط دل و جان رنج و مُحن تیرے بعد
سچ تو یہ ہے کہ زمانے کے مقدر میں نہیں
بادشاہی میں فقیری کا چلن تیرے بعد
چشمِ مشتاق سے تنویر محبت ہے دور
عشق کے چاند کو لاحق ہے گہن تیرے بعد
مرکز دیدہ مشتاق نہیں ہے کوئی
حسرتِ دید ہے بے گور و کفن تیرے بعد
آہوئے روہی الفت تیری منزل کھو کر
راہ بھولے میں غزالانِ ختن تیرے بعد

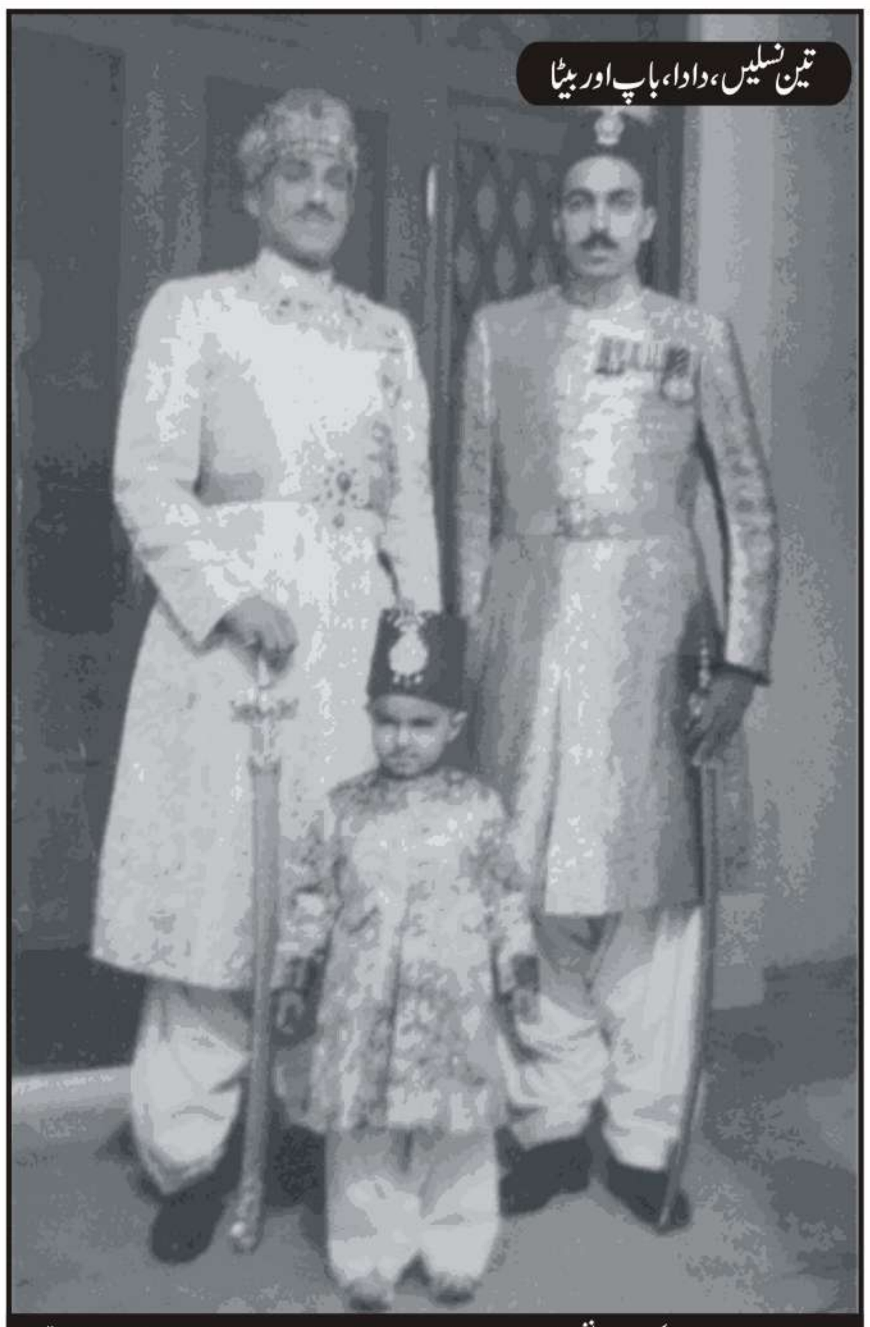
تین نسلیں، دادا، باپ اور بیٹا

نواب سر صادق محمد خان عباسی کی اپنے جانشین نواب محمد عباس خان عباسی اور پوتے نواب صلاح الدین عباسی کے ہمراہ یادگار تصویر

خلد آشیانی نواب سر صادق محمد خان عباسی، عراق کے شاہ فیصل مرحوم کے ہمراہ نور محل میں ہز ہائینس باڈی گارڈ کے دستے سے سلامی لیتے ہوئے، ولی عہد نواب محمد عباس خان عباسی بھی اپنے والد گرامی کے پیچھے کھڑے نظر آرہے ہیں

نواب خلد آشیاں صادق محمد خان عباسی کی وفات سے ہزاروں کے دلوں کے ٹکڑے ہوئے غم و الم کے پہاڑ ٹوٹ پڑے ان میں امیر مرحوم کی نجی فوج کے سابق بریگیڈیئر میر افضل بھی تھے۔ انہوں نے اپنے غم کا اظہار یوں کیا۔

نواب صاحب کی وفات سے میری، زندگی میں بہت بڑا خلاء پیدا ہو گیا ہے وہ بے حد رحمدل اور خداترس انسان تھے ان میں شرم و حیا اور عفو کارگذار کا بھی بہت مادہ تھا۔ امیر بہاول پور اگر ایک وقت میں کسی سے ناراض ہوتے تھے تو دوسرے لمحے وہ اسے انعام و اکرام سے بھی نوازتے تھے ان کی سخاوت کا یہ عالم تھا کہ ان کے ہاتھ سے کبھی کوئی سائل خالی نہیں لوٹا۔ ان کا ہر فیصلہ شریعت اور انصاف کے عین مطابق ہوتا تھا وہ خاندانی وقار شریعت اور انصاف کے اصولوں کو ہمیشہ پیش نظر رکھتے تھے آخری آیام میں یہ عام تھا کہ وہ کثرت کے ساتھ توبہ اور استغفار میں اپنا وقت گزارتے۔

امیر بہاول پور نے جہالت دور کرنے کے لئے مہاجر طلباء اور طالبات کی مالی امداد کی اور ان کو طرح طرح کی تعلیمی سہولتیں مہیا کیں اور تعلیمی فنڈ کھولا

جنت آشیاں الحاج سر صادق محمد خان عباسی نواب بہاول پور کا شمار ایسے خلیل القدر انسانوں میں ہوتا ہے جو اپنے پیچھے ایسے نقوش چھوڑ جاتے ہیں جن کی یاد میں ہزاروں انسان ہمیشہ سوگوار رہتے ہیں۔ نواب خلد آشیاں کا نام ان کے جذبہ اسلامی حب الوطنی، خدمتِ خلق کریم النفس رعایا پروری، انسانیت کے علمبردار کی بدولت ہمیشہ زندہ و جاوید رہے گا۔

ٹھیک آج کے دن مرحوم نواب بہاول پور نے سفر آخرت اختیار کیا۔ آپ کا انتقال 24 مئی 1966ء کو 62 سال کی عمر میں وطن سے دور دیار غیر لندن میں ہوا تھا۔ آپ کے جسد خاکی کو سابق ریاست بہاول پور کے شاہی قبرستان ڈیراور میں 28 مئی 1966ء کو سپرد خاک کیا گیا تھا۔ اگرچہ انسانی عظمت کا پیکر اسلام کا سچا شیدائی عوام کا حقیقی بہی خواہ اور ملک کا وفادار فرمانروا منوں مٹی تلے دفن ہے۔ لیکن اسکے شاندار کارنامے زریں عہد حکومت اور ہمہ گیر قیادت کی یاد میں ہمیشہ باقی رہیں گے۔ سابق ریاست بہاول پور میں خاندان عباسیہ کے اڑھائی سو سالہ دور حکومت کے دوران جتنے بھی عباسی حکمران ہوگزرے ہیں ان میں مرحوم نواب صادق محمد خان عباسی کا عہد حکومت بغداد کے خانوادہ عباسیہ کا زریں دور سمجھا جائے گا۔ آپ سابق ریاست بہاول پور کے آخری مطلق العنان حکمران تھے۔ آپ نے سلطانی دور میں جمہوریت پسندی اور عوام دوستی کا ثبوت دیا۔ آپ نے خطہ بہاول پور کا ترقیات و اصلاحات سے نوازا اور ریاست میں ذمہ دارانہ نظام حکومت قائم کرکے عوامی نمائندوں کو انتظام و انصرام میں شریک کیا اور جمہوری حکومت کو شخصی حکومت پر ترجیح دی۔

نواب سر صادق محمد عباسی کی رولز رائس کار میں قائداعظم محمد علی جناح گورنر جنرل کے عہدے کا حلف اٹھانے تشریف لے جارہے ہیں، اقتدار منتقل کرنے کیلئے وائسرائے ہند لارڈ ماؤنٹ بیٹن بھی ان کے ہمراہ ہیں، اے ڈی سی اور ڈرائیور عبدالرحمٰن اگلی نشستوں پر بیٹھے ہیں

قربانی کے بعد بھی ان کی شاہانہ زندگی کے معمول میں کوئی بھی فرق نہیں آیا تھا۔

نواب خلد آشیاں نے ماہ مئی 1966ء میں آنکھ بند کی سینکڑوں لوگ بے سہارا ہوگئے۔ انہوں نے سینکڑوں بیواؤں، یتیموں، غریبوں اور مسکینوں کے لئے جو ماہانہ وظائف مقرر کئے تھے ان کا کیا حشر ہوا یہ کوئی نہیں جانتا البتہ ان کی موت پر ان مستحقین کی زبان سے ایک آہ! ضرور محتاجوں کا حاجت روا یتیموں اور بیواؤں کا سہارا، دردمندوں کا ہمدرد خان سائیں منوں مٹی تلے دفن ہوگیا۔

لاوارث بچوں کا سہارا لٹ گیا۔ قوم آفت یا ہماری مصیبت کے وقت امداد دینے والے کو یاد کر کے روئے گی وہ انسانیت کا مونس و غمگسار اور دکھیوں کا ہمدرد امیر اب قوم کو نہیں ملے گا جو کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتا تھا جب قوم کو کسی مصیبت کا سامنا کرنا پڑتا تھا تو مرحوم خطیر رقمیں، اجناس اور کپڑا امدادی فنڈ میں دیتے تھے۔ انہوں نے دینی، علمی اور ادبی درسگاہوں کے متعدد طلباء کے نام وظائف جاری کئے ہوئے تھے،

کار خیر کے تمام کام ان کی زندگی کے ساتھ ساتھ ختم ہوگئے۔ خاندان عباسیہ کا ایک روشن چراغ کے گل ہونے سے سابق ریاست بہاول پور تاریکی میں ڈوب گیا۔

مرحوم امیر بہاول پور کی وفات پور بہاول پور کے ہردلعزیز سابق کمشنر سید ہاشم رضا نے اپنے پیغام تعزیت میں امیر بہاول پور کو جن الفاظ میں خراج عقیدت پیش کیا اس کے اقتباس میں یہ ہیں کہ ”اعلیٰ حضرت امیر بہاول پور فرمانرواؤں میں انسان تھے اور انسانوں

نواب صاحب مرحوم نے رعایا کو اپنی اولاد سے بھی زیادہ عزیز رکھا

میں فرمانروا“ یوں تو یادرفتگان سے مضراب دل پر ہمیشہ چوٹ سی پڑتی ہے لیکن اگر زخم تازہ ہو تو چوٹ اور بھی کڑی ہوتی ہے۔

”مجھے امیر بہاولپور سے تھوڑا

اعلیٰحضرت فرمانرواؤں میں انسان اور انسانوں میں فرمانروا تھے، سابق کمشنر سید ہاشم رضاء

سا قرب حاصل تھا میں نے وحدت مغربی پاکستان کے معرض وجود میں آنے کے بعد بارہا لوگوں کو دیکھا ان کا والہانہ استقبال کرتے تھے ان کی موٹر پر پھولوں کی بارش کرتے تھے اور ان کو ”دولہا، دولہا“ کہہ کر پکارتے تھے ان کی معاملہ فہمی اور حب الوطنی کی داستان میں نے ریاست کے گوشے گوشے میں سنیں ان کی خوش مزاجی، خوشدلی کا مظاہرہ میں نے ان کے محل کے کونے کونے میں دیکھا۔ ان کی سخاوت کے قصے میں نے صاحب ضرورت اصحاب سے سنے وہ واقعی فرمانرواؤں میں انسان تھے۔ انسانوں میں فرمانروا اللہ انہیں اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔ آمین

بقیہ: نواب سر صادق محمد خان عباسی

بہاول پور پر جان چھڑکتے تھے۔

امیر مرحوم نے اپنے حسن تدبر، زمانہ شناس اور خداداد صلاحیتوں کی گئی۔ سابق ریاست بہاول پور کی غیر معمولی ترقی کی بناء پر امیر بہاول پور کا عہد حکمرانی ترقی و اصلاح اور عملی سرگرمیوں اور حاکم میں ہوتا ہے وضع داری آپ کا خاصا تھی۔ ریاست کے مغربی پاکستان میں ضم کرنے کے بعد جب کہ آپ حاکمانہ اختیارات سے سبکدوش ہو چکے تھے ایک امیر کی حیثیت سے شاہانہ زندگی بسر کر رہے

سابق ریاست بہاول پور کا ہر فرد مرحوم امیر بہاول پور کی دل سے قدر کرتا ہے اور آپ کے حکم کو مریدوں کی طرح مانتا، مہاجر ہو یا انصار سب ہی امیر بہاول پور پر جان چھڑکتے تھے

بدولت ہمیشہ عوام کے دلوں پر حکومت کی اور رعایا کو اپنی اولاد سے بھی زیادہ عزیز رکھا۔ ان کی فلاح و بہبود، اقتصادی و معاشی اور علمی تدبر و ترقی کی جانب خاص دھیان دیا۔ اصلاحات کا سنہرا دور سمجھا جائیگا اور تا زیست عہد زریں کے نام سے یاد کیا جائے گا۔

اعلیٰحضرت امیر بہاول پور بہت سی خوبیوں کے مالک تھے وہ خوش تھے اور انہوں نے اپنی زندگی کے معمول میں کوئی فرق نہیں آیا تھا۔

وہ ہر سال لاکھوں روپے خرچ کر کے اپنی رواداری قائم کئے ہوئے

سابق گورنر مغربی پاکستان امیر آف کالاباغ ملک امیر محمد خان صادق گڑھ پیلس میں نواب سر صادق محمد خان عباسی کے احتراماً گھٹنے چھو رہے ہیں، جانشین نواب محمد عباس خان عباسی بھی تصویر میں موجود ہیں

ان کے عہد میں ریاست بہاول پور نے ترقی اور عروج کی کافی منزلیں طے کیں۔ ریاست میں امن و امان قائم رہا۔ رعایا اخلاق، خوش پوش، خوش مزاج، وسیع القلب، غریب پرور، رحمدل اور فیاض طبع تھے۔ تھے اور اپنی محدود آمدنی کا بیشتر حصہ اپنے نجی ملازمین پر خرچ کرتے کافی رقم باڈی گارڈز پر خرچ ہوتی تھی اس کے علاوہ اپنے ذاتی

جب برصغیر میں مسلمانوں کے خون سے ہولی کھیلی جارہی تھی سابق ریاست بہاول پور کے ہندو اور سکھ چین کی بنسری بجارہے تھے

خوشحال اور آسودہ حال رہی الغرض ریاست نے ہر شعبہ میں ترقی کی اور ایک وقت ایسا آیا کہ ریاست کی بیالیس لاکھ روپے سالانہ آمدنی بڑھ کر پانچ کروڑ روپے تک پہنچ

عنان حکومت ہاتھ میں نہ ہوتے ہوئے بھی وہ آخری وقت ایک حاکم ہی نظر آتے تھے۔ وہی رعب وہی دبدبہ اور ویسا ہی شاہی وقار قائم رہا جیسا کہ ایک

انتظام و انصرام کے لئے نجی محکمے قائم کئے ہوئے تھے جن میں محکمہ فوج، تصریحات، خزانہ، جاگیرات، تعمیرات، زراعت اور باغات قابل ذکر ہیں۔ شخصی حکمرانی کی

خلد آشیانی امیر آف بہاول پور نواب سر صادق محمد خان عباسی اور ولی عہد نواب محمد عباس خان عباسی مرحوم کی صادق گڑھ پیلس میں اپنے مشیران اور سینئر فوجی افسران کے ہمراہ لی گئی یادگار تصویر

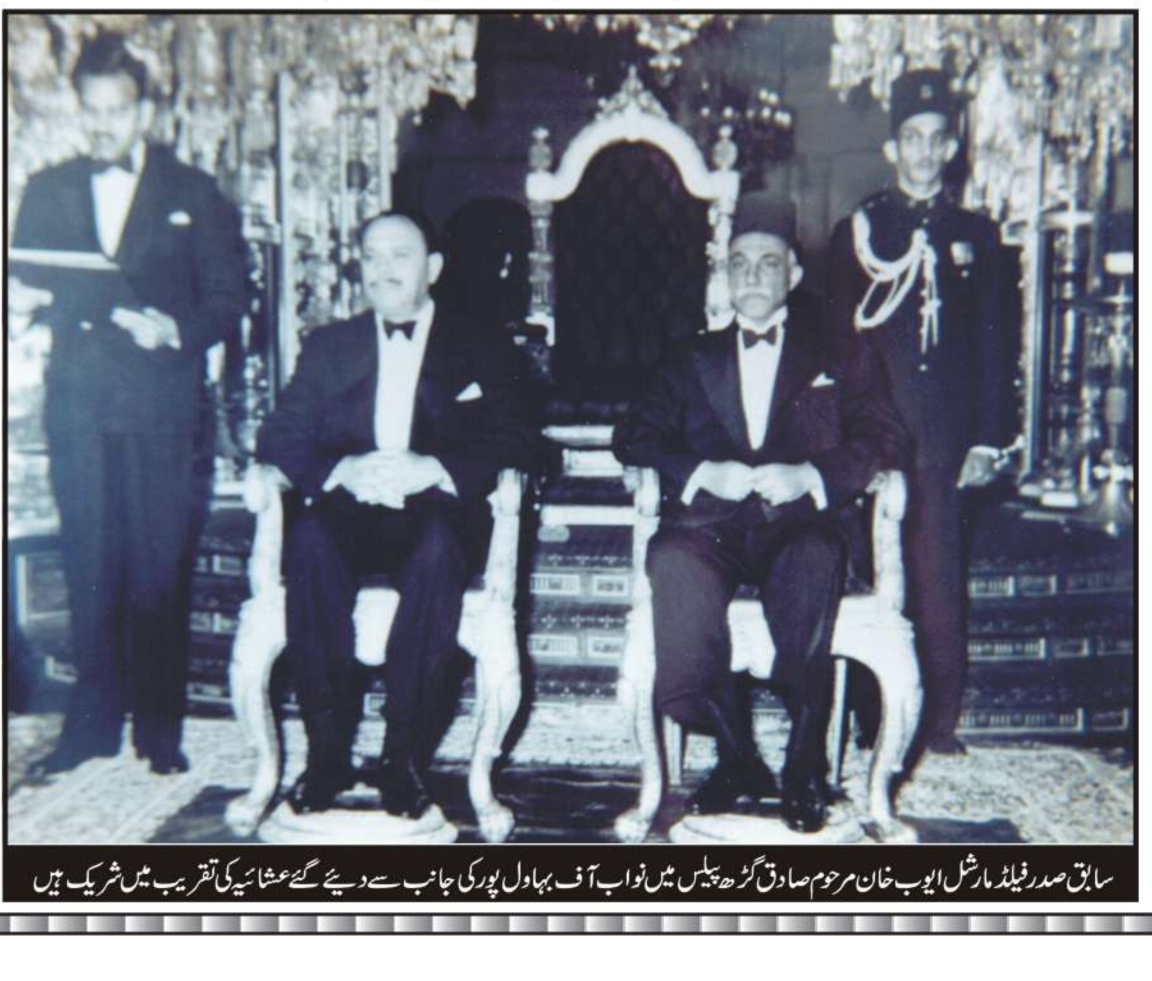
سابق صدر فیلڈ مارشل ایوب خان مرحوم صادق گڑھ پیلس میں نواب آف بہاول پور کی جانب سے دیئے گئے عشائیہ کی تقریب میں شریک ہیں